بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

مُسلسل اشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 2

جلد: ۲۸

فروری 2024ء

شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

جناب علامہ ممتاز اعوان کا وصال

علماءِ کرام اور دین داروں کو الیکشن میں کامیاب بنایا جائے

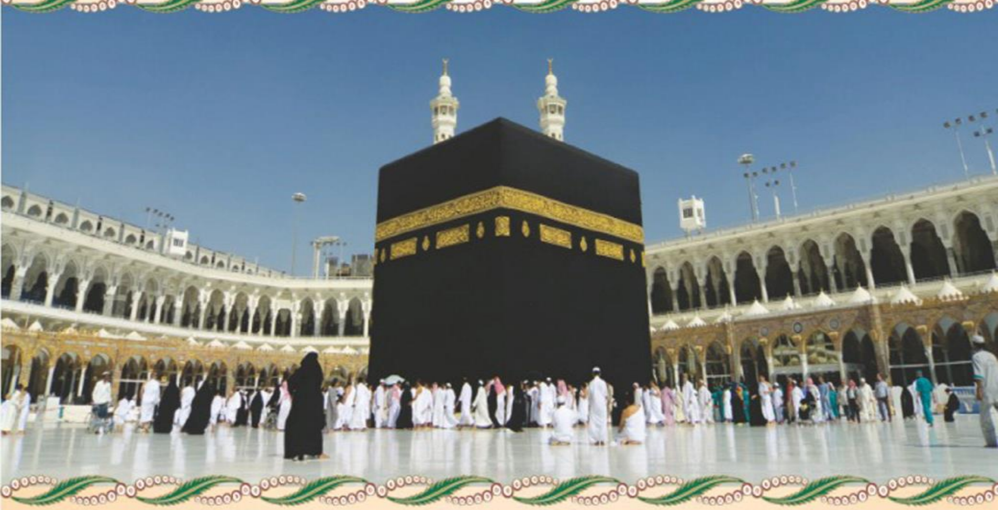

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۲　جلد: ۲۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا غلام مصطفےٰ
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد قاسم رحمانی	چوہدری محمد اقبال
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا عبدالرزاق

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد　مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

علماء کرام اور دین داروں کو الیکشن میں کامیاب بنایا جائے	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

سلطان مدینہ ﷺ ...... خاتم الانبیاء ﷺ (منظوم)	امیر مینائی، علامہ عزیز الرحمٰن عزیز	06
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن	عبدالواحد خان درانی	07
اسلامی اخلاق کے متعلق صد احادیث مبارکہ (آخری حصہ)	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ	10
خاص خاص دعائیں	مولانا شاہد ندیم	16
جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں عذاب قبر کو ظاہر کردیتے ہیں	امام ابن قیم: مترجم: مولانا منیر احمد منور	18
تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ	حافظ محمد انس	22
انتخاب لاجواب	// //	31
مولوی عبداللہ چکڑالوی سے ملاقات	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ	34

شخصیات

جناب ممتاز اعوان کا وصال	مولانا اللہ وسایا	40

ردقادیانیت

قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:7)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	42
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	46

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

علماء کرام اور دین داروں کو الیکشن میں کامیاب بنایا جائے

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، امابعد!

ملک عزیز میں ۸فروری ۲۰۲۴ء کو الیکشن کرانے کا اعلان ہو چکا ہے۔ امیدواروں نے اپنی درخواستیں جمع کرادی ہیں۔ ان کی جانچ پڑتال کا عمل مکمل ہوگیا ہے۔ جن امیدواروں کی درخواستیں مسترد ہوئیں، ان کی اپیلوں کا مرحلہ جاری ہے۔ اس سے فراغت کے بعد جو امیدوار درخواستیں واپس لینا چاہیں گے، ان کو موقعہ دیا جائے گا، یوں حتمی امیدواروں کی فہرستیں فائنل ہوں گی، نشانات الاٹ ہوں گے، پھر الیکشن اور پھر نتیجہ۔ جھرلو اور من مانے نتائج کا اعلان سابقہ روایات کو برقرار رکھنے یا مسترد کردینے کا عمل دھرایا جائے گا یا نہیں، اس کا فیصلہ آنے والے حالات کریں گے۔ اس وقت ہر محبّ وطن شہری کی خواہش یہ ہے کہ خدا کرے یہ انتخاب غیر جانبدارنہ، منصفانہ اور شفاف ہو، تا کہ ہر پاکستانی سکھ کا سانس لے سکے۔ غیر مرئی قوتیں ملک پر کرم کریں، اس دفعہ سابقہ روایات کو نہ دھرایا جائے تو ملک وقوم پر احسان ہوگا۔ ایسے ہوگا یا نہیں؟ یہ آنے والا وقت بتائے گا۔

جناب جہانگیر ترین اور ان کی جماعت استحکام پاکستان پارٹی کا نواز لیگ کے ساتھ انتخابی معاہدہ یا سیٹ ایڈجسٹ منٹ کی بات بن جائے گی۔ اس لئے کہ جناب جہانگیر ترین کی سیٹ لودھراں والی پر پہلے جناب صدیق خان بلوچ نون لیگ کے امیدوار ہوتے ہیں، اس دفعہ ان کو نون لیگ کا ٹکٹ نہیں ملا۔ جس سے سمجھ آتا ہے کہ استحکام پاکستان پارٹی اور نون لیگ کا شاید اتحاد ہو رہا ہے۔

پنجاب میں نون لیگ ابھی تک جمعیۃ علماء اسلام کو سیٹیں دینے کے موڈ میں نظر نہیں آتی۔ خدا کرے کہ کوئی راستہ نکل آئے۔

۸فروری کے آگے پیچھے موسم بہت سرد ہوگا۔ بعض جگہ برف باری کا بھی محکمہ موسمیات نے اعلان کیا ہے۔ خیبر پختون خواہ اور بلوچستان میں تشدد و دہشت گردوں کے حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ بدامنی کی اس لہر میں بعض قومی راہنماؤں نے مختصر مدت کے لئے الیکشن کو موسم کے ٹھیک ہونے تک آگے لے جانے کی

قرین انصاف بات کی ہے اور بعض حضرات نے اس تجویز کی مخالفت بھی کی ہے۔ جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب بہت ہی تیز و ترش بیانات سے ماحول کو گرم کرنے کا روز بروز بگل پے بگل بجائے جارہے ہیں۔ تحریک انصاف سے الیکشن کمیشن نے بلاّ واپس لے لیا۔ پشاور ہائی کورٹ نے قانون کی پالش کر کے واپس تھما دیا۔ اب پھر واپس لینے کے لئے عدالت میں کیس زیر سماعت ہے۔ مقام اطمینان ہے کہ تحریک انصاف نے بلاّ کا نشان نہ ملنے کی صورت میں الیکشن کے بائیکاٹ نہ کرنے اور الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ جو اچھی روایت ہے۔ خدا کرے کہ اب بھی سمجھ آجائے تو اچھا ہوگا۔

سندھ میں پی، پی، پی کے علاوہ ووٹ کو یکجا کیا جارہا ہے۔ اس صورت میں باقی تمام پارٹیاں یکجا ہورہی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سندھ پارلیمنٹ میں اپنا داخلہ یقینی بنالے تو بہت خوشی ہوگی۔

اس موقع پر تمام مسلمان بھائیوں بالخصوص جماعتی رفقاء سے درخواست ہے کہ جہاں اہل علم علماء کرام کھڑے ہوں ان کو ووٹ دے کر کامیاب بنایا جائے۔ جہاں علماء کرام امیدوار نہ ہوں تو تمام امیدواروں میں سب سے زیادہ جو دین دار ہوں اس کو کامیاب بنانے میں کردار ادا کیا جائے۔

یہ اس وقت ہمارا شرعی فریضہ ہے اور ملک عزیز سے وفاداری وحب الوطنی کا ضروری تقاضہ بھی۔ امید ہے کہ اسے پورا کیا جائے گا۔

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت یقینی بنائی جائے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۲۶ رجب تا ۲۰ شعبان ۱۴۴۵ھ، مطابق ۷ فروری تا ۲ مارچ ۲۰۲۴ء جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سالانہ ختم نبوت کورس منعقد ہورہا ہے۔ تعلیم ۷؍فروری سے شروع ہوجائے گی۔ البتہ ووٹ کا حق استعمال کر کے آنے والے حضرت کا ۱۰ فروری کی شام تک داخلہ جاری رکھا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان، کذب ملعون قادیان سمیت تمام تفصیلات پر مشتمل نصاب پڑھایا جائے گا۔ حجیت حدیث، تحفظ ناموس رسالت، تقابل فرق باطلہ پر ماہرین کے لیکچرز ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس سال مستقل فن خطابت پر بھی راہنمائی اور عملی مشقیں کرائی جائیں گی۔

کورس میں حسب سابق اسکولز و کالجز کے ایف اے پاس شدہ حضرات داخلہ لے سکتے ہیں۔ دینی مدارس کے طلباء کے لئے درجہ رابعہ پاس شدہ حضرات داخلہ لے سکیں گے۔ حسب سابق موضوعات کے

مطابق تین امتحان ہوں گے۔ امتحان پاس کرنے والے حضرات کو سند، وظیفہ، کتب پیش کی جائیں گی۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ضروری ہے۔ ابھی سے رفقاء اس کورس میں شرکت کا عزم بالجزم فرمائیں اور بھرپور شرکت کو یقینی بنائیں۔ کورس میں شریک حضرات کی رہائش کھانے اور تعلیم کا خاص اہتمام ہوگا۔

داخلہ فارم میں مذکور شرائط کی پابندی ہر طالب علم کے لئے لازمی ہوگی۔ امید ہے کہ سابقہ روایات کے مطابق اس دفعہ بھی بھرپور حاضری ہوگی۔ اس لئے بروقت حاضری وداخلہ کو یقینی بنایا جائے۔ ۱۰ فروری کی شام کے بعد کسی کو بلا امتیاز داخلہ نہ ملے گا۔

قارئین و جماعتی احباب و بہی خواہان اس کورس کی عنداللہ قبولیت و کامیابی کی دعائیں جاری رکھیں، بہت ہی شکریہ۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

جگنو میاں چلتے بنے

جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے درجہ حفظ کے مدرس قاری عبیدالرحمٰن ضیاء کے جواں سال بیٹے جناب حافظ عزیز الرحمٰن جنہیں پیار سے گھر والے جگنو کہتے تھے۔ آج ۲۶ دسمبر ۲۰۲۳ء کو چنیوٹ کے قریب موٹر سائیکل پر آتے ہوئے، چادر موٹر سائیکل میں پھنس جانے سے سڑک پر گرے کہ پیچھے سے آنے والے ٹرک کی زد میں آ گئے۔ حافظ عزیز الرحمٰن مرحوم تو موقعہ پر ہی شہید ہوگئے۔ جبکہ دوسرا ساتھی محفوظ رہا۔ عزیز الرحمٰن قرآن مجید کا حافظ، میٹرک پاس تھا۔ اب درجہ خامسہ میں جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم تھا۔ خوب ہونہار اور سعادت مند بیس سال کا نوجوان جوانی چڑھتے ہی جنت کی سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ یہ حادثہ ماں باپ کے لئے انتہائی صدمہ کا باعث ہے۔ قاری عبیدالرحمٰن ضیاء بہت ہی تعزیت کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ ان کے حامی وناصر ہوں۔ ادارہ!

مولانا قاری غلام مرتضی کی والدہ کا انتقال

جامع مسجد شیخ لاہوری اور مدرسہ حسان بن ثابتؓ جھنگ صدر کے خطیب مولانا غلام مرتضی کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۲ دسمبر ۲۰۲۳ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ ایک نیک سیرت اور صوم وصلوۃ کی پابند خاتون تھی۔ اسی وجہ سے ان کی تمام اولاد کا دین سے اور دین والوں سے مضبوط تعلق ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سید مصدوق حسین شاہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا سرور خان اور قاری خلیل احمد نے مشترکہ بیان میں تعزیت کی۔

سلطان مدینہ ﷺ

جناب امیر مینائی

رہتی ہے زباں پر صفت شان مدینہ　ہوں مرغ نواسنج گلستان مدینہ
جنت ہے حقیقت میں گلستان مدینہ　طوبائے جناں، سر و خیابان مدینہ
اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین　سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ
قالب میں دوعالم کے مدینہ ہے اگر جاں　ذات اس شہ کونین ﷺ کی ہے جان مدینہ
کہتا ہے امیرؔ اس لئے عالم مجھے حسان　ہوں حسن طبیعت سے ثنا خوانِ مدینہ

خاتم الانبیاء ﷺ

علامہ عزیز الرحمٰن عزیز بہاولپوری

کریم الشیم خاتم الانبیاء ﷺ　امام الامم خاتم الانبیاء ﷺ
بہ تیغ وغا بیخ کفر ونفاق　نمودہ قلم خاتم الانبیاء ﷺ
قنوت شجاعت ازو آشکار　محیط کرم خاتم الانبیاء ﷺ
گہے کلمہ لابسائل نگفت　بہار نعم خاتم الانبیاء ﷺ
پئے ذات حق درجہاں آمدہ　ظہور اتم خاتم الانبیاء ﷺ
مشرف شدہ عرش چوں برد　نہادہ قدم خاتم الانبیاء ﷺ
بتقوی علم و عمل آمدہ　بعالم علم خاتم الانبیاء ﷺ
طفیلش وجود جہاں گشتہ است　مرام اہم خاتم الانبیاء ﷺ
نگاہے کند سوئے حال عزیز　زلطف اعم خاتم الانبیاء ﷺ

(ماہنامہ الصدیق ملتان ج۱،ش۶ ص۱۶)

ازواج مطہرات (رضی اللہ عنھن)

عبدالواحد خان درانی

نمبر شمار	نام	قبیلہ	عمر اور کیفیت بوقت نکاح	سن نکاح
۱	خدیجہؓ بنت خویلد قرشیہ	اسد قریش	بیوہ، ۴۰ سال	۱۵ سال قبل بعثت ۵۹۵ء
۲	سودہؓ بنت زمعہ	عامر قریش	بیوہ، ۳۰ سال	۱۰ نبوی ۶۲۰ء
۳	عائشہؓ بن ابوبکرؓ	تیم قریش	کنواری، ۱۶ برس	۱۱ نبوی ۶۲۰ء
۴	حفصہؓ بنت عمر بن خطابؓ	عدی قریش	بیوہ، ۱۸ برس	۳ ہجری ۶۲۵ء
۵	زینبؓ بنت خذیمہ بن حارث قبیہ	عامر بنوصعصعہ قریش	بیوہ، ۳۰ برس	۳ ہجری ۶۲۶ء
۶	ام سلمہؓ ہند بنت خذیفہ المغیر ہ	مخزوم قریش	بیوہ، ۲۹ برس	۴ ہجری ۶۲۶ء
۷	زینبؓ بنت جحش ام الحکم	اسد قریش	مطلقہ، ۳۸ برس	۵ ہجری ۶۲۷ء
۸	جویریہؓ بنت حارث بن ابی ضرار	مصطلق خذائع	(ملک آزاد) بیوہ، ۲۰ برس	۶ ہجری ۶۲۷ء
۹	ریحانہؓ بنت زید نضر یہ	بنی نضیر الناظر یہودیہ	مِلک، ۲۰ برس	۶ ہجری ۶۲۷ء
۱۰	ماریہؓ	مصری	مِلک، ۲۰ برس	۶ ہجری ۶۲۷ء
۱۱	رملہ ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان	شمس قریش	بیوہ، ۳۵ برس	۶ ہجری ۶۲۷ء
۱۲	صفیہؓ بنت حی بن اخطب	بنونضیر یہودی	ملک (آزاد) ۱۷ برس	۷ ہجری ۶۲۸ء
۱۳	میمونہؓ بنت حارث ہلالی بن حزن	عامر صعصعہ ہلالی قریش	بیوہ ۲۷ برس	۷ ہجری ۶۲۹ء

تفصیلات

۱...... سیدہ خدیجہؓ: سال ولادت ۱۵ ر قبل عام الفیل ہے۔ لقب طاہرہ اور کنیت ام ہند، پہلی شادی ابو ہالہ بن نباش تمیمی سے ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے عقد نکاح میں آئیں۔ ان کی وفات پر حضور ﷺ سے مناکحت ہوئی، ۵۰۰ پانچ سو طلائی درہم مہر قرار پایا۔ یہ واقعہ بعثت سے پندرہ سال قبل کا ہے۔ آپ نے ۱۱ رمضان ۱۰ نبوی (ہجرت سے تین برس قبل) انتقال فرمایا۔ چوں کہ نماز جنازہ اس وقت تک شروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی نعش مبارک اسی طرح سپرد خاک کردی گئی۔ آپ کا مزار زیارت گاہ خلائق ہے۔

۲...... سیدہ سودہؓ: آپ کا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا۔ جو ان کے والد کے ابن عم تھے۔ ان کی وفات کے بعد سیدہ سودہؓ رمضان ۱۰ نبوی ﷺ میں حرم رسول ﷺ میں داخل ہوئیں۔ چار سو (۴۰۰) درہم مہر مقرر ہوا، بہت بلند اور فربہ اندام تھیں۔ آپ نے ۲۲ھ میں انتقال فرمایا۔ پہلے شوہر سے ایک بیٹا عبدالرحمٰن

تھا۔ جو جنگ جلولا (فارس) میں شہید ہوا۔ والدہ کا نام شموس تھا۔ جو مدینہ کے خاندان بنونجار سے تھیں۔

۳...... سیدہ عائشہؓ: صدیقہ وحمیرا لقب اور کنیت ام عبداللہ تھی، حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ والدہ کا نام زینب تھا۔ جن کی کنیت ام رمان تھی اور غنم بن مالک قبیلہ سے تھیں۔ پہلی نسبت جبیر بن مطعم کے لڑکے سے ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت پر حضور ﷺ پر ایمان لانے سے جبیر کے انکار پر یہ نسبت قطع کر دی گئی۔ آنحضرت ﷺ سے بیاہ پر پانچ سو درہم مہر مقرر رہا۔ آپؓ کی وفات رمضان ۵۸ھ میں واقع ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۴...... سیدہ حفصہؓ: بعثت نبوی ﷺ سے ۵ سال قبل پیدا ہوئیں۔ پہلا نکاح خنیس بن خذافہ سے ہوا، جو خاندان بنوسہم سے تھے اور غزوہ بدر میں شہید ہوے۔ آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا۔ آپ نے شعبان ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۵...... سیدہ زینب بنت خذیفہؓ: لقب ام المساکین تھا۔ آپ شہید احد حضرت عبداللہ بن جحش کی بیوہ تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے اوائل رمضان ۳ھ میں دوسرا نکاح فرمایا اور بارہ اوقیہ زرمہر قرار پایا۔ آپ نے اسی سال یعنی ۳ھ ربیع الاوّل میں انتقال فرمایا۔

۶...... سیدہ ام سلمہؓ: سلسلہ نسب ہند بنت ابی امیہ سہیل بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن عبدالاسد سے ہوا۔ جو زیادہ تر ابوسلمہؓ کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت ابوسلمہؓ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے۔ غزوہ احد میں کھائے ہوئے زخموں کی وجہ سے جمادی الثانی ۴ھ میں انتقال فرمایا، شوال ۴ھ میں آنحضرت ﷺ سے بیاہ ہوا۔ سال وفات ۶۳ھ ہجری ہے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۸۴ برس کی تھی۔ آپ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۷...... سیدہ زینب بنت جحش ام سلمہؓ: والدہ کا نام اُمیمہ تھا۔ جو عبدالمطلب جد رسول کریم ﷺ کی دختر تھیں۔ اس بناء پر آپ حضور ﷺ کی حقیقی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ کا پہلا نکاح آنحضرت ﷺ کے آزادہ کردہ غلام اور متبنّٰی زید بن حارث سے ہوا تھا۔ ذی القعد ۵ھ میں ان سے طلاق کے بعد آپ ﷺ سے نکاح ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۸ برس کی تھی۔ آیت حجاب آپ کے ولیمے کی دعوت کے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ آپ نے ۵۳ برس کی عمر میں ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۸...... سیدہ جویریہؓ: آپ بنومصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں اور غزوہ مریسیع میں اسیر ہوکر آئی تھیں۔ پہلا نکاح اپنے ہی قبیلے میں مسافع بن صفوان (ذی شفر) سے ہوا تھا۔ یہ پہلے ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں۔ آپ ﷺ نے ان کی خاندانی نجابت کا احساس کر کے ان کا فدیہ خود ادا کیا اور انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کا اصل نام برہ تھا۔ بوقت نکاح آپ ﷺ نے نام تبدیل فرما کر جویریہ رکھا۔

ان کے حرم رسول ﷺ میں آنے سے صحابہ کرامؓ نے ان کے قبیلے کے سارے قیدیوں کو رہا کر دیا۔ جن کی تعداد سو سے زیادہ تھی۔ آپ نے ربیع الاوّل ۵۰ھ میں بہ عمر ۶۵ سال انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

۹...... سیدہ ریحانہؓ: ریحانہ بنت شمعون بن زید یا بہ روایت دیگر ریحانہ بنت زید بن عمر بن خنافہ سمعون بن زید کا پہلا نکاح بنی قریظہ کے ایک شخص سے ہوا تھا۔ جب مسلمان قریظہ پر غالب آئے تو مال غنیمت کے ساتھ بہ زمرہ اسیران جنگ حضرت ریحانہ بھی آئیں تھیں۔ ابن سعد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں آزاد فرما کر بہ عوض بارہ اوقیہ ایک نش مہر نکاح فرمایا۔ یہ واقعہ محرم ۶ھ کا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات سے دس برس قبل فوت ہوئیں۔ آپ کے حضور ﷺ سے نکاح میں اختلاف رائے ہے۔ سوائے دو مؤرخوں ابن سعد اور حافظ ابن حجر کے دیگر ارباب سیر بالاتفاق حضرت ریحانہ کے حضور ﷺ سے نکاح کے قائل نہیں۔ ان کے نزدیک حضور ﷺ نے انہیں بہ طور ملک حرم میں رکھا۔ نکاح نہیں فرمایا۔

۱۰...... سیدہ ماریہؓ: یہ باندی تھیں۔ ان کے بطن سے آنحضرت ﷺ کا بیٹا ابراہیم تولد ہوا تھا۔ جو صغیر سنی میں وفات پا گیا۔

۱۱...... سیدہ ام حبیبہؓ: آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص حضرت عثمانؓ کی سگی پھوپی تھیں۔ پہلا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا۔ جن کے ساتھ آپ ﷺ نے حبشہ کو ہجرت فرمائی۔ عبداللہ حبشہ جا کر عیسائی ہو گیا اور آپؓ اپنی معصوم بچی حبیبہ کے ساتھ غریب الدیار اور بے یارو مددگار ہو کر رہ گئیں۔ اس پر آپ ﷺ نے انہیں حبشہ ہی میں پیغام نکاح دیا۔ نجاشی نے خود آپ ﷺ کے وکیل کے ذریعہ نکاح منعقد کروایا اور آپ ﷺ کی طرف سے خود چار سو دینار مہر ادا کیا اور حضرت ام حبیبہ کو آپ ﷺ کے پاس بھجوا دیا۔ ان کی بیٹی حبیبہ آپ ﷺ کی سرپرستی میں پروان چڑھیں۔ آپؓ نے ۴۴ھ میں ۷۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔

۱۲...... سیدہ صفیہؓ: اصل نام زینب تھا۔ والدہ کا نام ضرو تھا۔ جو سموال رئیس قریظہ کی بیٹی تھیں۔ پہلی شادی سلام بن مشکم القرظی سے ہوئی۔ سلام نے طلاق دی تو کنانہ بن ابی الحقیق سے نکاح کیا۔ کنانہ جنگ خیبر میں یہودیوں کی طرف سے لڑتا ہوا قتل ہوا تو یہ اسیر ہو کر جنگی قیدیوں میں آئیں۔ ابتداء میں حضرتؓ دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں۔ چوں کہ ان کا والد یہود خیبر کا قائد اور رئیس تھا، اس لئے نبی ﷺ نے ان کا فدیہ ادا کر کے انہیں آزاد فرمایا اور خود نکاح کیا۔ آپ نے رمضان ۵۰ھ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ آپ بھی جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

۱۳...... سیدہ میمونہؓ: ان کا پہلا نکاح مسعود بن عمر بن عمیر ثقفی سے ہوا۔ طلاق کے بعد ابودھم بن عبدالعزی سے نکاح کیا، جس نے ۷ھ میں وفات پائی، تو آپ ﷺ کے حبالۂ عقد میں آئیں، یہ آپ ﷺ کی آخری منکوحہ تھیں۔ آپ نے ۵۱ھ میں وفات پائی۔

اسلامی اخلاق کے متعلق صداحادیث مبارکہ

(دوسرا و آخری حصہ)

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

والدین اور عام رشتہ داروں کے حقوق کے متعلق ارشادات نبویہ ﷺ

۵۱...... رشتہ داروں میں سب سے زیادہ سلوک کی مستحق ماں ہے پھر باپ ہے۔ (مشکوٰۃ)

۵۲...... ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ماں باپ تیری جنت اور دوزخ ہیں، یعنی تو انہیں خوش رکھے گا تو جنتی ہوگا ورنہ دوزخی ہوگا۔ (ایضاً)

۵۳...... جو شخص رحمت کی نظر سے ایک مرتبہ اپنے والدین کو دیکھتا ہے تو اسے ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اگرچہ روزانہ سو مرتبہ نظر کرے۔ (بیہقی)

۵۴...... سارے گناہ ایسے ہیں کہ ان میں سے جس گناہ کو چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف کردیتے ہیں مگر بلاشبہ والدین کے ستانے کی سزا مرنے سے پہلے اسی زندگی میں دے دیتے ہیں۔ (ایضاً)

۵۵...... ایک حدیث میں ہے کہ پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

۵۶...... ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا حق یہ ہے کہ ان کے لئے دعائے رحمت کرے، ان کے لئے استغفار کرے، ان کے عہدہ یعنی وصیت) کو پورا کرے۔ جو صلہ رحمی ان کے واسطہ سے ہو اس کو پورا کرے ان کے دوستوں کا اکرام کرے۔ (مشکوٰۃ)

۵۷...... ایک حدیث میں ہے کہ بہترین سلوک ایک یہ ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے بعد اس کے کہ باپ مرجاوے یا کہیں چلا جاوے۔ (مسلم)

۵۸...... خالہ ماں کے برابر ہے۔ (ترمذی) رضاعی والدہ (یعنی جس عورت نے دودھ پلایا ہو اس) کے ساتھ بھی حسن سلوک کرے۔

۵۹...... حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی رضاعی والدہ کو چادر بچھا کر بٹھایا تھا۔ (ابوداؤد)

۶۰...... بڑے بھائیوں کا چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہی حق ہے جیسے باپ کا اولاد پر حق ہے۔ (مشکوٰۃ)

۶۱...... ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اپنے نسبوں کو معلوم کرو جس کے ذریعے تم صلہ رحمی کرسکو۔ کیوں کہ صلہ رحمی سے خاندان میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال بڑھتا ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ (ترمذی)

۶۲...... قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری)

۶۳...... جن لوگوں میں قطع رحمی کرنے والا ہو ان پر رحمت نازل نہیں کی جاتی۔ (بیہقی)

۶۴...... ایک حدیث میں ہے کہ رحم رحمٰن کے لفظ سے نکالا گیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (اے رحم) جو تیرے بارے میں سلوک کا دھیان رکھے میں اسے اپنے سے ملالوں گا اور جو تجھے کاٹ دے میں اسے اپنے سے کاٹ دوں گا (یعنی رحمت خاص سے اسے محروم کردوں گا۔) (بخاری)

۶۵...... اپنی اولاد کا نام اچھا رکھے اور اسے علم دین اور ادب سکھاوے اور جب بالغ ہو جاوے تو اس کی شادی کردیوے۔ سو اگر بالغ ہونے کے بعد اس کی شادی نہ کی اور اس نے کوئی گناہ (زنا وغیرہ) کرلیا تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

۶۶...... جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے اور ان کو ادب سکھاوے اور ان پر رحم کرے یہاں تک کہ خدا ان کو (اس کی خدمت سے) بے نیاز کردے تو اس کے لئے خدا جنت واجب کردے گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں تو ان کی پرورش اور خدمت کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ سرور دو عالم ﷺ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر دو ہوں تو ان کے بارے میں بھی یہی فضیلت ہے۔ (مشکوٰۃ)

۶۷...... حضرت سراقہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں افضل صدقہ نہ بتادوں؟ وہ یہ ہے کہ تیری لڑکی تیرے پاس (طلاق پاکر یا بیوہ ہوکر) واپس آجاوے اور تو اس پر خرچ کرے۔ تیرے سوا اس کے لئے کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

۶۸...... زکوٰۃ اور صدقہ اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرنے میں دہرا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ (مگر زکوٰۃ انہی رشتہ داروں کو دیوے جن کو دینا جائز ہے) (مشکوٰۃ)

۶۹...... شوہر کے حقوق: حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت محفوظ رکھے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

۷۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی عورت بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا جو عورت شوہر کو خوش کرے جب شوہر اس کی طرف دیکھے اور اس کا کہا مانے جب وہ حکم دے اور اس کی مرضی کے خلاف اس کے جان و مال میں اس کی مخالفت نہ کرے۔ (ایضاً) یعنی

جب وہ اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اس کی تعمیل کرے۔ جہاں جانے سے وہ روکے وہاں نہ جائے وغیرہ ذالک! اور اس کا مال فضول خرچی سے نہ اٹھائے اور بے دردی سے نہ اڑائے۔

۷۱...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر شوہر بیوی کو حکم کرے کہ زرد پہاڑ سے کالے پہاڑ پر پتھر لے جائے اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ پر پتھر لے جائے تو عورت کو چاہئے کہ اس کے حکم کے موافق کردیوے۔ (احمد)

۷۲...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے پھر شوہر ناراضگی میں رات گزار دے تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۷۳...... دوسری روایت میں ہے کہ خدا اس عورت سے ناراض رہے گا جب تک شوہر راضی نہ ہوگا۔ (ایضاً)

۷۴...... ایک حدیث میں ہے کہ تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی (آسمان تک) نہیں چڑھتی۔ ان میں ایک وہ عورت بھی ہے جس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔ (مشکوٰۃ)

۷۵...... حضرت طلحہ بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اس کو چاہئے کہ آجائے اگرچہ تنور پر کام کررہی ہو۔ (ترمذی)

۷۶...... بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو راستہ میں عورتوں پر آنحضرت ﷺ کا گزر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کرو کیوں کہ مجھے دوزخیوں میں اکثر عورتیں ہی دکھائی گئی ہیں۔ عورتوں نے سوال کیا: کیوں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: لعنت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ (مشکوٰۃ)

<u>مسئلہ:</u> شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ کرنا درست نہیں۔ (مشکوۃ)

<u>مسئلہ:</u> جب شوہر گھر ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے۔ (مسلم)

<u>مسئلہ:</u> شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو نہ بلاوے۔ (اگرچہ عورت کی کوئی سہیلی ہی ہو) (مسلم)

۷۷...... <u>بیوی کے حقوق:</u> رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔ (مشکوٰۃ)

۷۸...... اور ارشاد فرمایا کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی۔ سو اگر تو اس سے نفع حاصل کرے تو اسی طرح نفع حاصل کرسکتا ہے کہ اس میں ٹیڑھا پن موجود رہے گا اور

اگرتو اسے سیدھا کرنے لگے تو تو توڑ دے گا اور اس کا توڑنا طلاق دے دینا ہے۔(جو بہت بری حرکت ہے)   (مشکوٰۃ شریف)

۷۹...... حضرت حکیم بن معاویہؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یارسول اللہ! بیوی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کھاوے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنا اور (کسی شرعی ضرورت سے) اس کو مارے تو چہرہ پر مت مار اور گالی گفتار سے پیش نہ آ اور اگر تو (کسی مصلحت سے اس کے پاس لیٹنا، بیٹھنا یا بول چال رکھنا چھوڑے) تو صرف گھر ہی میں اسے چھوڑے رکھ (اور خود گھر میں آنا جانا بند نہ کر)   (مشکوٰۃ)

۸۰...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ کامل ایمان والے وہی ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جو بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرم مزاج ہوں۔(ایضاً)

۸۱...... حضرت عبداللہ بن زمعہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلام کو مارتے ہیں۔ پھر آخر شام کو اس کے پاس بیٹھے اٹھے گا (تو شرم آئے گی)   (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ: اگر عورت کو کسی ضرورت سے سزا دینی ہو (جب کہ شرعاً اس معاملہ میں اس کو سزا دینا درست ہو) تو اس طرح نہ مارو جس سے ہڈی پسلی ٹوٹ جائے۔   (مشکوٰۃ خطبہ حجۃ الوداع)

۸۲...... حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ! اللہ نے اپنی پسندیدہ چیزوں میں غلام آزاد کرنے سے زیادہ کوئی محبوب چیز پیدا نہیں فرمائی اور اللہ نے اپنی بغض والی چیزوں میں طلاق دینے سے زیادہ کوئی چیز بغض والی پیدا نہیں فرمائی۔   (مشکوٰۃ)

مسئلہ: جس کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں اس پر فرض ہے کہ ان کے درمیان انصاف کرے۔

۸۳...... رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مرد کی دو بیویاں ہوں سو وہ ان کے درمیان انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا پہلو گرا ہوا ہوگا۔   (ترمذی)

مسئلہ: اگر دو بیویاں ہوں اور ایک کو سفر میں لے جانا چاہے تو قرعہ ڈال لے جس کا نام نکلے اس کو ساتھ لے جاوے۔   (مشکوٰۃ)

۸۴...... پڑوسی کا حق: (پڑوسیوں کے بڑے حقوق ہیں) سول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پڑوسی کے بارے میں مجھے جبرئیل اتنی وصیت کرتے رہے کہ میں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ (یعنی جبرئیل) پڑوسی کو ترکہ کا وارث بنا کر چھوڑیں گے۔   (بخاری و مسلم)

۸۵...... حضرت عقبۃ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے مدعی اور مدعی علیہ دو پڑوسی ہوں گے۔ (احمد)

۸۶...... دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ تعالیٰﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے مطمئن نہ ہو۔ (مسلم شریف)

۸۷...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی بہت ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کا دھیان کرو (یعنی اس شوربے میں سے پڑوسیوں کو بھی دو) (مسلم)

۸۸...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی ہدیہ میں دیوے۔ (ترمذی)

۸۹...... حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (بخاری شریف)

ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے کسی سے ذکر کیا کہ ہمارے گھر میں چوہے بہت ہوگئے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ آپ بلی کیوں نہیں پال لیتے؟ فرمایا کہ بلی کے ڈر سے چوہے میرے گھر سے پڑوسیوں کے گھروں میں پہنچ جائیں گے۔ لہٰذا جو بات اپنے لئے پسند نہیں وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔

۹۰...... رفیق سفر کے ساتھ حسن سلوک آنحضرت سید دو عالمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں سب کا وہی سردار ہے جو اپنے ساتھیوں کا خدمت گزار ہو۔ جو شخص اپنے ساتھیوں سے خدمت میں بڑھ گیا اس کے ساتھی کسی عمل کے ذریعہ اس سے بازی نہیں لے جاسکتے۔ ہاں اگر ان میں سے کوئی شہید ہوجائے تو وہی بڑھ جائے گا۔ (بیہقی)

۹۱...... <u>مجلس کے آداب:</u> حضرت رسول کریمﷺ نے فرمایا کہ جب (کسی جگہ) تم تین ہو تو (تین میں سے) دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں بات نہ کریں جب تک مجلس میں بہت آدمی نہ ہوجائیں۔ یہ اس وجہ سے کہ ایسا کرنے سے اس تیسرے کو رنج ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

۹۲...... نیز یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز (جمعہ بطور مثال فرمایا، ورنہ ہر مجلس میں ایسا کرنا ممنوع ہے) لوگوں کی گردنوں سے کود کر چلا قیامت کے دن وہ دوزخ کے راستہ کا پل بنایا جائے گا۔ (ترمذی)

۹۳...... یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص یہ نہ کرے کہ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے لیکن بیٹھنے والے کھل جایا کریں اور (مجلس میں) گنجائش نکال لیا کریں۔ (مشکوٰۃ شریف)

۹۴...... سید دو عالم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی مجلس سے اٹھے اور پھر واپس آجائے تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم) یہ اس شخص کے متعلق ہے جو بالکل چلے جانے کے ارادہ سے نہیں بلکہ ذرا دیر کے لئے مثلاً ناک صاف کرنے، تھوکنے یا کسی سے بات کرنے کے لئے جا کر واپس آجائے۔

۹۵...... آنحضرت سید دو عالم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایک شخص دوسرے شخص کا امام ایسی جگہ نہ بنے جہاں اس (دوسرے شخص) کی بات چلتی ہو اور ایک شخص دوسرے شخص کے گھر میں اس کے مقام عزت (مسند، کرسی وغیرہ) پر بغیر اجازت نہ بیٹھے۔ (مسلم) میزبان کا خیال کرنا ضروری ہے۔

۹۶...... آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اس کے پاس اتنے دن قیام کرے کہ وہ تنگ ہو جائے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

۹۷...... بہتان: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو کوئی عیب لگایا تو خدا اس کو دوزخ کے پل پر کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہے ہوئے سے نکلے (کہ وہ معاف کر دے یا دوزخ میں جلے) (ابوداؤد شریف)

۹۸...... سود کا وبال: آنحضرت سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود کا ایک درہم (چار آنے) قصداً جانتے ہوئے کھانا ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ (مشکوٰۃ)

۹۹...... یہ بھی ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات کو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے پیٹ گھڑوں کے برابر تھے (اور) ان میں سانپ تھے جو پیٹ کے باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سود خور ہیں۔ (احمد و ابن ماجہ)

آخری حدیث

۱۰۰...... آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے روز مومن کی ترازو میں سب سے زیادہ بھاری جو چیز ہوگی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے (پھر فرمایا کہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ فحش گو، بدکلام شخص سے بغض رکھتے ہیں۔ (رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح) (الصدیق ج۶ ش۵ ص۹ تا ۱۸ و ۴۳)

ختم نبوت کورس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۵، ۲۶ر دسمبر ۲۰۲۳ء بوقت ۹ تا ۱۱ بجے دارالعلوم زکریا ٹوبہ روڈ میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جامعہ کے مہتمم مولانا اشرف منصوری نے کی۔ جبکہ کورس میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اسباق پڑھائے۔ عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

خاص خاص دعائیں

مولانا شاہد ندیم

صبح وشام کے وقت کی دعاء

۳۰۷...... صبح کے وقت یہ الفاظ دعا کے ارشاد فرماتے: ’’اصبحنا واصبح الملک للّٰہ والحمد للّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر رب اسئلک خیر ما فی ھذا الیوم وخیر مابعدہ و اعوذبک من شر مافی ھذا الیوم وشر مابعدہ رب اعوذبک من الکسل وسوء الکبر رب اعوذبک من عذاب فی النار و عذاب فی القبر‘‘

۳۰۸...... اگر شام ہو تو بجائے اصبحنا کے امسینا وامسی فرماتے۔

طلوع آفتاب کے وقت کی دعاء

۳۰۹...... طلوع آفتاب کے وقت آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھتے: ’’الحمد للّٰہ الذی وھبنا ھذا الیوم واقالنا فیہ عبثراتنا ولم یعذبنا بالنار‘‘

گھر سے نکلنے کی دعاء

۳۱۰...... آپ ﷺ گھر سے باہر نکلتے تو فرماتے: ’’بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ اللّٰھم انی اعوذبک من ان نَزِلّ اونُزلّ او نُضل او نظلم او یظلم علینا او نجھل او یجھل علینا‘‘

بازار جانے کی دعاء

۳۱۱...... جب بازار کی طرف تشریف لے جاتے تو ارشاد فرماتے: ’’بسم اللّٰہ اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا السوق وخیر مافیھا واعوذبک من شر ھاو شر مافیھا اللّٰھم انی اعوذبک ان اصیب فیھا یمنا فاجرا وصفقۃ خاسرۃ‘‘

ہوا تیز چلتے وقت کی دعا

۳۱۲...... ہوا تیز چلتی تو فرماتے: ’’اللّٰھم انی اسئلک خیر ھا وخیر مافیھا وخیر ما ارسلت بہ وعوذبک من شر ھا وشرمافیھا وشر ماارسلت بہ‘‘

بادل گرجتے وقت کی دعا

۳۱۳...... بادل گرجتے تو آنحضرت ﷺ فرماتے: ’’اللّٰھم اجعله صیا ھنیئاً ‘‘

آسمان کی طرف نظر اٹھاتے وقت کی دعا

۳۱۴...... آنحضرت ﷺ جب آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تو فرماتے: ’’یا مصرّف القلوب ثبت قلبی علیٰ طاعتک‘‘

خوف کے وقت کی دعاء

۳۱۵...... جب آنحضرت ﷺ کسی قوم سے خوف زدہ ہوتے تو فرماتے: ’’اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم‘‘

مشکل کام کے وقت کی دعاء

۳۱۶...... جب کوئی مشکل کام درپیش ہوتا تو فرماتے: ’’اللّٰھم لاسھل الا ما جعلته سھلا وانت تجعل الخزن سھلا اذا شئت‘‘

جمعہ کے دن کی دعاء

۳۱۷...... جمعہ کے دن آپ ﷺ جامع مسجد میں داخل ہوتے تو دروازہ پکڑ کر فرماتے: ’’اللّٰھم اجعلنی اوجه من توجه الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سئلک ورغب الیک‘‘

نظر بد دور کرنے کی دعاء

۳۱۸...... بچوں کو نظر بد و شیطانی اثرات سے بچانے کے لئے یہ دعائیہ الفاظ ارشاد فرماتے: ’’اعیذ کم بکلمات اللّٰه التامة من کل شیطان وھامة ومن کل عین لامة‘‘

چاند دیکھتے وقت کی دعاء

۳۱۹...... جب آپ ﷺ پہلی رات کا چاند دیکھتے تو فرماتے: ’’اللّٰھم اھله بالیمن والایمان والسلامة والاسلام والتوفیق لما تحب وترضیٰ ربی وربک اللّٰه‘‘

بری خبر سنتے وقت کی دعاء

۳۲۰...... آنحضرت ﷺ جب کوئی بری خبر سنتے تو فرماتے: ’’الحمدللّٰه علی کل حال‘‘

۳۲۱...... آنحضرت ﷺ جب کوئی خوشخبری سنتے تو فرماتے: ’’الحمدللّٰه الذی بنعمته تتم الصالحات‘‘

جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں عذاب قبر کو ظاہر کر دیتے ہیں

حضرت امام ابن القیمؒ: مترجم: مولانا منیر احمد منور مدظلہم

امام ابن قیمؒ نے عذاب قبر کے ظہور کے چند واقعات نقل کئے ہیں:

۱...... امام ابن قیم فرماتے ہیں مجھ سے ہمارے دوست، ساتھی ابوعبداللہ محمد بن الرزیز الحرانی نے بیان کیا کہ وہ ایک دن عصر کے بعد آمد میں ایک باغ کی طرف گئے اور غروب شمس سے کچھ قبل قبرستان کی طرف چلے گئے۔ ایک قبر کو دیکھا وہ آگ کا انگارہ بنی ہوئی ہے اور شیشے کے کوزے کی طرح ہے میت اس کے درمیان میں ہے میں اپنی آنکھوں کو مسلتا ہوں اور دل میں کہتا ہوں کہ میں نیند میں ہوں یا بیدار، پھر میں شہر کی دیوار کی طرف توجہ کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں اللہ کی قسم میں سویا ہوا نہیں ہوں اسی مدہوشی کی حالت میں اپنے گھر کی طرف آیا۔ میرے پاس کھانا لایا گیا مگر میں کھا نہ سکا۔ پھر میں شہر میں چلا گیا اور صاحب قبر کے بارے میں جستجو کی۔ پتہ چلا کہ یہ ایک سرکاری کارندہ ہے جو ٹیکس وصولی پر مقرر تھا اور اسی دن وہ فوت ہوا ہے۔ قبر میں اس آگ کو دیکھنا ایسے ہی ہے جیسا فرشتوں اور جنوں کو دیکھنا کہ ان کو وہی دیکھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت ومشیّت سے دکھا دیں۔

۲...... امام شعبیؒ جو تابعی اور جلیل القدر محدث ہیں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کو کہا کہ میں بدر سے گزرا تو ایک آدمی کو دیکھا وہ زمین سے باہر نکلتا ہے، دوسرا آدمی لوہے کے ہنٹر کے ساتھ مارتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ زمین میں غیب ہو جاتا ہے۔ وہ پھر نکلتا ہے تو اس کو اسی طرح لوہے کے ہنٹر کے ساتھ مارا جاتا ہے، وہ پھر زمین میں چلا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ابوجہل بن ہشام ہے اس کو قیامت تک عذاب دیا جائے گا۔

۳...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ان کے بیٹے سالم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ اور مدینہ کے درمیان چل رہا تھا اور میں نے کجاوہ کے پیچھے پانی کا لوٹا لٹکایا ہوا تھا۔ جب میں قبرستان کے پاس سے گزرا تو اچانک ایک آدمی قبر سے نکلا جس پر آگ کے شعلے اور گردن میں زنجیر تھی جس کو وہ کھینچ رہا تھا۔ اس نے دو دفعہ کہا: ''اے عبداللہ! مجھ پر پانی چھڑک۔'' اللہ کی قسم! میں نہ جان سکا کہ اس نے میرے نام سے مجھے پکارا ہے یا جیسے لوگ بلاتے ہیں ''اے اللہ کے بندے'' اس طرح بلایا ہے؟ اتنے میں ایک اور آدمی نکل کر آیا اس نے بھی دو مرتبہ کہا: ''اے عبداللہ! اس پر پانی مت چھڑک۔'' پھر اس کو زنجیر سے کھینچا اور اس کو قبر میں لوٹا دیا۔

۴...... ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک سوار مکہ اور مدینہ کے درمیان چل رہا تھا وہ ایک قبرستان کے پاس سے گزرا۔ اچانک ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا جس پر آگ کے شعلے ہیں اور زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کا بندہ! میرے اوپر پانی چھڑک۔'' اتنے میں اس کے پیچھے دوسرا نکل کر آیا، اس نے کہا: ''اے اللہ کا بندہ! اس پر پانی نہ چھڑک۔'' سوار پر غشی طاری ہوگئی اور سواری اس کو مقام عرج کی طرف لے گئی اور جب صبح ہوئی تو اس سوار کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اس شخص نے یہ قصہ حضرت عثمانؓ کے سامنے بیان کیا۔ حضرت عثمان نے نصیحت کی: فرمایا کہ کوئی مسافر بھی تنہا سفر نہ کرے۔

۵...... <u>ماں کی گستاخی عذاب قبر کا سبب ہے:</u> ابوقزعہ کہتے ہیں کہ ہم ان بعض پانیوں پر گزرے جو ہمارے اور بصرہ کے درمیان ہیں، وہاں ہم نے گدھے کی آواز سنی۔ ہم نے وہاں کے لوگوں سے پوچھا یہ گدھے کی آواز کیسی ہے؟ انہوں نے بتایا اس آدمی کی رہائش ادھر تھی اس کی حالت یہ تھی کہ اس کی ماں جب اس کے ساتھ بات کرتی تو یہ ماں کو کہتا: ''انھقی نھیقک الحمار'' گدھے کی طرح ہینگ۔ جب یہ فوت ہوا تو اس وقت سے اب تک ہر رات اس کی قبر سے گدھے کے ہینگنے کی آواز آتی ہے۔

۶...... <u>نماز میں تاخیر اور بے وضوء نماز پڑھنا عذاب قبر کا سبب ہے:</u> عمرو بن دینار تابعی کہتے ہیں، اہل مدینہ کے ایک آدمی کی بہن جو مدینہ کے ایک کنارے میں رہتی تھی، وہ بیمار ہوگئی۔ بھائی! اس کی عیادت کے لئے آتا تھا وہ وفات پاگئی۔ بھائی نے اس کو دفن کیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کو یاد آیا کہ وہ اپنی ایک چیز قبر میں بھول آیا ہے اس نے اپنے ایک دوست کے تعاون سے قبر کشائی کی اور اپنا بھولا ہوا سامان نکالا۔ دوست کو کہا آپ ذرا ایک طرف ہو جائیں تاکہ میں اپنی بہن کو دیکھوں کہ وہ کس حالت میں ہے۔ اس نے لحد کو کھولا تو دیکھا آگ کے شعلے ہیں۔ اس نے لحد کو بند کیا قبر کو ٹھیک کیا اور اپنی ماں کے پاس آیا، پوچھا میری بہن کا حال کیسے تھا؟ اس نے کہا: آپ کیوں پوچھتے ہیں؟ وہ فوت ہو چکی ہے۔ مگر اس آدمی نے اصرار کیا کہ آپ مجھے ضرور اس کا حال بتائیں۔ ماں نے کہا: اس کی حالت یہ تھی کہ (۱) وہ نماز میں تاخیر کرتی اور (۲) میرا خیال یہ ہے کہ وہ بغیر وضوء کے نماز پڑھ لیتی تھی اور (۳) پڑوسیوں کے دروازوں کے ساتھ کان لگا کر ان کی باتیں سنتی اور بات کو پھیلا دیتی۔

۷...... <u>تکبر عذاب قبر کا سبب ہے:</u> مرثد بن حوشب کہتے ہیں کہ میں یوسف بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے قریب ایک اور آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے کا نصف حصہ ایسا تھا گویا لوہے کی پلیٹ ہے۔ یوسف نے اس آدمی کو کہا جو کچھ تو نے دیکھا تھا وہ مرثد کے سامنے بیان کر۔ اس نے کہا کہ میں جوانی میں فواحش کا مرتکب تھا۔ پس جب طاعون کی وبا پھیلی تو میں سرحدات میں سے ایک سرحد کی طرف نکل گیا۔ میں

نے وہاں جا کر قبروں کے کھودنے کا کام شروع کیا۔ میں نے ایک رات مغرب عشاء کے درمیان قبر کھودی اور ایک دوسری قبر کی مٹی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اچانک ایک آدمی کا جنازہ لایا گیا اور اسی قبر میں دفن کیا گیا۔ اس پر مٹی برابر کر دی گئی۔ مغرب کی جانب سے دو سفید پرندے آئے جو دو اونٹوں جیسے تھے۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک اس کے سر کی جانب دوسرا پاؤں کی جانب گر گیا۔ پھر دونوں پرندوں نے قبر کی مٹی اکھیڑی اور ان میں سے ایک قبر میں لٹک گیا، دوسرا قبر کے کنارے پر بیٹھ گیا اور میں آیا اور قبر کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ پس میں نے قبر کے اندر والے پرندے کی آواز سنی وہ کہتا ہے: ''**الست الزائر اصهارک فی ثوبين ممصرين تسحبهما کبرا تمشی الخيلاء فقال انا اضعف من ذالک** '' کیا تو وہی نہیں جو اپنے سسرال کی زیارت کے لئے دو ایسے کپڑوں میں آتا تھا جو دو ہلکے سرخ رنگ والے ہوتے اور تکبر کی وجہ سے تو ان کو گھسیٹتا ہوا تکبرانہ انداز سے چلتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس کی سزا برداشت کرنے سے کمزور ہوں۔ پس وہ اس کو ایسی مار دیتا ہے کہ قبر بھر جاتی ہے۔ حتیٰ کہ پانی اور تیل قبر میں بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر وہ بدن پہلی حالت پر آجاتا ہے تو وہ دوبارہ اس کو وہی تکبر والا جرم یاد دلاتا ہے حتیٰ کہ اس کو تین دفعہ مارتا ہے اور ہر مرتبہ یہی جرم اس کو یاد دلاتا ہے اور قبر میں پانی اور تیل بہتا ہوا نظر آتا ہے وہ آدمی کہتا ہے پھر اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا میری طرف دیکھا اور کہا دیکھو یہ کہاں بیٹھا ہوا ہے اور اللہ نے اس کو بوجہ حیرت خاموش کر رکھا ہے۔ پھر اس نے میرے چہرے کی ایک جانب پر مارا میں گر گیا اور میں رات بھر ٹھہرا رہا حتیٰ کہ میں نے صبح کی۔ پھر میں دوبارہ قبر کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اسی پہلے والی حالت پر ہے۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ قبر میں جو پانی اور تیل نظر آ رہا تھا وہ حقیقت میں آگ تھی جو میت کے لئے بھڑک رہی تھی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے متعلق خبر دی کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو پانی نظر آئے گا وہ آگ ہوگی۔

۸...... سنت کی مخالفت کی وجہ سے قبلہ سے منہ پھر جانا: ایک آدمی نے ابو اسحٰق فزاری سے کفن چور کے متعلق پوچھا کیا اس کی توبہ قبول ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! اگر اس کی نیت صحیح ہو۔ اس آدمی نے کہا کہ: میں قبریں اکھیڑتا تھا اور میں لوگوں کو قبر کے اندر اس حالت میں دیکھتا کہ ان کے چہرے قبلہ سے پھرے ہوئے ہیں۔ ابو اسحٰق فزاری نے اس کی کوئی وجہ ذکر نہ کی۔ ابو اسحٰق فزاری نے اوزاعی سے وجہ پوچھی تو اوزاعی نے جواب دیا کہ واقعی قبر اکھیڑنے والے کفن چور کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اس کی نیت صحیح ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا صدق نیت ثابت ہو۔ رہی یہ بات کہ لوگوں کے چہرے قبلہ سے پھرے ہوئے ہوتے تھے تو اس کی وجہ یہ ہے ''**فاولئک قوم ماتوا علی غير السنة**'' یہ وہ لوگ ہیں جو موت کے وقت تک سنت کی مخالفت کرتے رہے۔

۹...... ملاوٹ کرنے والے تاجر کے لئے عذاب قبر: عبدالحمید بن محمود کہتے کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حج کے لئے نکلے، ہمارے ساتھ ایک ساتھی تھا جب ہم ذات الصفاح مقام میں پہنچے تو وہ فوت ہوگیا۔ ہم نے اس کے کفن کا انتظام کیا پھر ہم نے اس کے لئے قبر کھودی لحد بنائی۔ جب ہم لحد سے فارغ ہوئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کالا سانپ آیا اور اس سے لحد بھرگئی۔ ہم نے اس کے لئے دوسری قبر کھودی تو اس کی لحد میں سانپ آگیا۔ تیسری قبر کھودی اس میں بھی یہی حال ہوا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہ اس کا طوق ہے جو اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ تم جاؤ اور اس کو کسی قبر میں دفن کردو۔ اس ذات کی قسم میری جان جس کے قبضے میں ہے۔ اگر تم ساری زمین کھودو یعنی زمین کا جو حصہ بھی کھودو گے تو تم اس سانپ کو اس میں پاؤ گے۔ پس ہم گئے اور ہم نے اس کو ایک قبر میں دفن کردیا۔ جب ہم حج سے واپس آئے تو ہم اس کا سامان جو ہمارے پاس تھا اس کے گھر پہنچانے کے لئے آئے ہم نے اس کی بیوی کو کہا تیرا خاوند کیا عمل کرتا تھا اس نے کہا وہ طعام یعنی گندم، کھجور وغیرہ بیچتا تھا اور وہ ہر دن کی اہل وعیال کی روزی کی مقدار اس سے نکال لیتا اور اس کے بدلے اتنی مقدار کا بیکار طعام اس میں ملادیتا۔

۱۰...... گستاخ صحابہؓ کے لئے عذاب قبر: محمد بن الحسین کہتے ہیں کہ مجھے ابواسحاق صاحب الشاط (سڈول بدن کے آدمی) نے بتایا کہ میں ایک میت کی طرف بلایا گیا تا کہ میں اس کو غسل دوں۔ جب میں نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اچانک ایک سانپ تھا جو اس کے گلے کا طوق بنا ہوا تھا۔ ابواسحٰق نے اس سانپ کی موٹائی کا بھی ذکر کیا۔ میں نکل آیا اور میں نے اس کو غسل نہ دیا لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابہ کرامؓ کو سب بدگوئی کرتا تھا۔ (کتاب الروح ص۸۴تا۸۸)

مولانا مفتی راشد مدنی کا تبلیغی دورہ حیدرآباد

۱۷رنومبر ۲۰۲۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد مفتی راشد مدنی رحیم یارخان تبلیغی دورہ پر حیدرآباد تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ صرافہ بازار کی میر کرم الٰہی مسجد میں ارشاد فرمایا۔ ضلعی مبلغ مولانا ابرار شریف نے پاٹولی مسجد میں خطبہ جمعہ دیا۔

اس کے بعد میانی روڈ ٹاور مارکیٹ حیدرآباد پر ختم نبوت چوک کا افتتاح کیا جو کہ اناج منڈی چوک سے مشہور تھا۔ اس موقع پر مولانا ابرار شریف، مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، مولانا تاج محمد ناہیوں، مولانا عبدالواحد خان سواتی، قاری عبدالرشید، قاری ہارون، حافظ ارمان، مولانا گلزار احمد، قاری محمد اعظم سمیت معززین علاقہ موجود تھے۔

تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

حافظ محمد انس

لولاک کے گزشتہ شماروں میں یہ خوش خبری قارئین کے گوش گزار کی گئی کہ حیات النبی ﷺ کی جملہ کتب پر مشتمل سیٹ چھاپا جارہا ہے۔ان میں سے بیس کتب کی کمپوزنگ مکمل ہوکر پروف ریڈنگ اغلاط کی درستگی اور سیٹنگ کا کام مکمل ہوگیا ہے۔طباعت کے لئے بھجوانا باقی ہے۔ان بیس کتب کا تعارف ذیل میں پیش خدمت ہے:

(۱) امام ابوبکر احمد بن الحسین البیھقی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:۳۸۴ھ وفات:۴۵۸ھ

خراسان کے علاقہ بیہق کے رہنے والے تھے۔ملکوں ملکوں پھر کر علم دین حاصل کیا۔آپ کو اہل علم نے امام، علامہ، الحافظ، المحدث، الفقیہ، الاصولی، الزاہد کے خطاب سے سرفراز کیا۔آپ کی کتاب سنن الکبریٰ کے محقق جناب عبدالقادر عطاء نے آپ کی تصنیفات کی تعداد چونتیس لکھی ہے۔نمبر ۱۸ پر آپ کی کتاب ”حیات الانبیاء فی قبورھم“ کا ذکر کیا ہے۔(مقدمہ سنن الکبریٰ ص۱۲) پر مصنف کی تصنیفات میں اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ہم اس مجموعہ میں (اس کتاب کو شامل کر رہے ہیں۔ جز حیات الانبیاء بعد وفاتھم کے نام پر یہ رسالہ مشہور ہے۔اس کا مکمل متن اور اس کی شرح محمد بن محمد الخانجی البوسنوی جو علماء ازہر میں سے تھے، انہوں) نے لکھی۔مدرسہ حیات النبی گجرات نے اسے ۱۳۸۶ھ میں شائع کیا۔ ہمارے پاس یہی نسخہ ہے۔متن کے لئے اسے ہم نے مدار بنایا ہے ۔اس نسخہ میں اردو ترجمہ بھی ہے۔لیکن ہم نے یہاں سے صرف متن ہی لیا ہے اور ترجمہ مولانا نیاز احمد اوکاڑوی کا لیا ہے۔مترجم مولانا ایک بھرپور جفاکش، محنتی، صاحب علم، عالم دین ہیں۔مولانا نیاز احمد صاحب نے اس کی تحقیق وتخریج پر بھی قابل رشک محنت کی۔ چونکہ تمام قدیم رسائل کا صرف متن وترجمہ دے رہے ہیں۔اس لئے اس رسالہ کی تخریج وتحقیق کے حصہ کو بھی ترک کردیا کہ اس رسالہ کی ثقاہت کے لئے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی کافی ہے۔

(۲) فخر الاماثل حضرت علاّمہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:۶۶۱ھ/۲۲؍جنوری ۱۲۶۳ء ...... وفات:۷۲۸ھ/ ۲۶؍ستمبر ۱۳۲۸ء

نام ونسب تقی الدین احمد (المعروف بابن تیمیہ) بن عبدالحلیم بن عبدالسلام النمیری الحرّانی۔آپ اپنے دور کے فاضل اور معروف اہل علم کے سرخیل تھے۔متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔اہل نجد انہیں اپنا امام مانتے ہیں۔آپ کے مزاج ومسلک میں حدت وشدت تھی۔معمولی باتوں کو شرک وبدعت قرار دے کر ان کے انکار ورد کے درپے ہوجاتے تھے۔عبدالوہاب نجدی نے انہی کا ورثہ پایا۔شدت مزاج وموقف کے

باوجود ان کے علم وفضل سے آج تک کسی نے انکار نہیں کیا۔ علاّمہ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف کتابوں سے حیات النبی کے عقیدہ کے حوالہ جات شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے اپنی کتاب ’’حیات الانبیاء‘‘ میں نقل بھی کئے اور ترجمہ کیا۔ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے فاضل نوجوان عالم مولانا محمد عمران نے ان سب کو جمع کر کے رسالہ بنا دیا، جو لائق صد تحسین ہے۔ اس مجموعہ میں شامل اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۳) حضرت علاّمہ ابن القیم محمد بن ابوبکر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: صفر ۶۹۱ھ ...... وفات: ۷۵۱ھ

آپ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ اپنے استاذ کے علوم پھیلانے میں زندگی بھر شائق رہے۔ علاّمہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ میں شدت وحدت تھی۔ علاّمہ ابن القیم میں رأفت والفت تھی۔ اگر وہ جلال تھے تو یہ سراپا جمال تھے۔ کسی کو ایذاء نہ پہنچاتے تھے۔ آپ کی شہرۂ آفاق تصنیف کتاب الروح کا ایک باب جو عذاب قبر سے متعلق ہے، کی تلخیص اور ترجمہ حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ نے کیا ہے۔ مقدمہ میں ضروری راہنمائی ہے۔ باب اوّل میں حیات انبیاء علیہم السلام پر قرآن وسنت اور واقعاتی ۵۸ دلائل ہیں۔ باب دوم میں منکرین کے شبہات کے جوابات ہیں۔ کتاب الروح کے اس حصہ کا ترجمہ ایک علمی وتاریخی دستاویز بن گئی ہے۔ اس مجموعہ میں اس کی شمولیت اس مجموعہ کی مزید ثقاہت کی دلیل ہے۔ اس کو بھی مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

(۴) علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: مصر، ۷۲۷ھ ...... وفات: دمشق، ۷۷۱ھ

آپ کا نام ونسب تاج الدین ابونصر عبدالوہاب ابن امام تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی الشافعی المصری الدمشقی ہے۔ آپ محدث، فقیہ، اصولی تھے۔ تاریخ، ادب، نحو، لغت میں نام رکھتے تھے۔ اپنے والد گرامی تقی الدین السبکی، علامہ ذہبی، ابوحیان اندلسی ایسے مشائخ کے شاگرد تھے۔ اپنے زمانہ میں شام کے قاضی القضاۃ بھی رہے۔ آپ کا ’’حیات الانبیاء علیہم السلام‘‘ کے نام پر ایک رسالہ ہے جسے ’’**معارف الاتقیاء فی حیات الانبیاء**‘‘ کے نام پر مولانا عبدالرحمٰن چشتی قادری شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ کراچی نے شامل اشاعت کیا۔ اسی متن کو بنیاد بنا کر تصحیح کی گئی۔ آپ نے اس کا ترجمہ بھی شائع کیا۔ لیکن ہم نے مولانا نیاز احمد اوکاڑوی کا ترجمہ لیا ہے۔ اس مجموعہ میں ہم اس رسالہ کو شامل کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

(۵) الامام الشیخ الاسلام مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۷۲۹ھ/ ۱۳۲۹ء ...... وفات: ۸۱۷ھ/ ۱۴۱۵ء

صاحب القاموس علاّمہ مجدالدین فیروزآبادی کی کتاب ’’**الصِّلاتُ وَالبُشَرِ فِی الصَّلاۃِ**

عَلٰے خَیرُ البَشَر ‘‘ کی اردو میں شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد صاحب منور نے تلخیص کی ہے اور حیات النبی ﷺ کے عنوان پر شاندار جامع عام فہم، افادہ واستفادہ کے لئے تیر بہدف عمدہ ومفید رسالہ کا اضافہ کردیا ہے۔ اس مجموعہ میں اس کو شریک اشاعت کیا جارہا ہے۔

(۶) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: یکم رجب ۸۴۹ھ/ اکتوبر ۱۴۴۵ء ...... وفات: ۱۱ر جمادی الاوّل ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء

علاّمہ زمان، فخر الاماثل حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث، پروفیسر ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی نے آپ کی سوانح پر مستقل کتاب لکھی ہے۔ ’’تذکرہ علامہ جلال الدین سیوطی‘‘ جو لائق مراجعت ہے۔ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب ’’حسن محاضرہ‘‘ میں فرمایا: تفسیر، قرأت، حدیث، دعوات واذکار، فقہ، فن اصول، تصوف، عربیت، تاریخ واذکار، نحو، معانی، بیان، بدیع، مناظرہ، صرف، انشاء، فرائض ومیراث، طب کے علوم پر ان کی تصنیفات موجود ہیں جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ آپ کی تصنیفات کے تنوع کا یہ عالم ہے کہ شاید کوئی ایسا موضوع ہو جس پر آپ کی کتاب موجود نہ ہو۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ آپ واقعی آیۃ من آیات اللہ تھے۔ آپ نے ’’حیات الانبیاء علیہم السلام‘‘ پر ’’انباہ الاذکیاء فی حیات الانبیاء‘‘ رسالہ لکھا۔ اس کا اردو میں ترجمہ مولانا حفیظ اللہ خان حفیظ حیدرآباد دکن نے کیا۔ ہم ان کے متن اور ترجمہ سمیت اس مجموعہ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

(۷) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت العلاّم علاّمہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ’’شرح الصدور فی الموتی والقبور‘‘ عالم برزخ کے حالات پر کتاب لکھی۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے والد گرامی مولانا حافظ محمد اسماعیل کاندھلوی المتوفی نے ۱۳۶۱ھ نے اردو میں (اس کی شرح) ’’تکمیل الحبور ترجمہ شرح الصدور‘‘ کے نام سے لکھی۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے احوال برزخ کے عنوان پر مشتمل ایک منظومہ لکھا جس کے ایک سو تہتر اشعار تھے، جس کا نام ’’التشبیت عند التبییت‘‘ رکھا۔ اس کی شرح سید محمد اسماعیل امیر یمنی نے عربی میں لکھی۔ اس کا نام ’’جمع التشتیت شرح ابیات التشبیت‘‘ رکھا۔

ہمارے مخدوم مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے اس منظومہ کا ’’فتح الغفور شرح منظومۃ القبور ملقب بہ عالم برزخ‘‘ کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا۔ یہ عالم برزخ کے نام سے شائع ہوئی۔ ان اشعار میں عالم برزخ کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ہم نے اس مجموعہ میں اس کتاب کو شامل اشاعت کیا ہے۔

(۸) حضرت العلّام شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:۸۹۹ھ وفات:۹۷۴ھ

شیخ حبیب اللہ الشنقیطی رحمۃ اللہ علیہ ...... پیدائش:۱۲۹۵ھ وفات:۱۳۶۳ھ

علّامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی ہجری کے بزرگ عارف باللہ اپنے زمانہ کے مرجع خلائق رہنما تھے۔ آپ شافعی المسلک تھے لیکن وسعت قلبی کا یہ عالم تھا کہ ''الخیرات الحسان فی مناقب النعمان'' حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل میں آپ نے تحریر فرمائی۔ ''القول المختصرہ فی علامات المہدی المنتظرہ کیف'' نامی کتاب بھی آپ نے تحریر کی۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ ان کی کتب میں شرح مشکوٰۃ، فتاویٰ حدیثیہ، الصوائق المحرقہ جیسی مشہور کتابیں بھی شامل ہیں۔ آپ محدث، فقیہ، صوفی کے طور پر نمایاں شخصیت تھے۔ مصر میں ایک محلّہ ابی الہیتم کی طرف نسبت کے باعث ہیتمی کہلائے۔ شمائل نبویہ وفضائل محمدیہ پر مشتمل آپ کا ایک کتاب میں ایک قصیدہ حیات الانبیاء پر ہے، جس کے ۳۳/اشعار ہیں۔ اس قصیدہ کی شرح عربی میں شیخ حبیب اللہ الشنقیطی نے کی جو مراکش کے ایک بزرگ تھے۔ پھر مدینہ طیبہ آگئے اور پھر مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کی۔ جامعہ ازہر مصر میں اصول الدین کے شعبہ کے سربراہ رہے۔ آپ بھی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ بخاری، مسلم، مؤطا، امام مالک پر بہت علمی کام کیا۔ ان کی ''اصح ما ورد فی المہدی وعیسیٰ'' اور ''حیات علی ابن ابی طالب'' کتابیں بھی ہیں۔ حیات الانبیاء پر ان کا قصیدہ اور اس کی شرح جامعہ ازہر کے استاذ حضرت صالح الجعفری نے شائع کیا، جس کا انہوں نے نام ''دافعۃ الشقاق والخلاف بقول المصطفیٰ واھل الانصاف فی حیات الانبیاء فی قبورھم'' رکھا۔ اس قصیدہ اور اس کی شرح کو اردو زبان کا لباس ہمارے مخدوم حضرت مولانا منیر احمد صاحب منور مدظلہم نے پہنایا ہے۔ اس کو بھی اس مجموعہ میں شامل کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۹) الامام المحدث ابوالحسن محمد صادق السندی الصغیر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی پیدائش سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں ۱۳۳۵ھ میں ہوئی۔ اپنے والد گرامی مخدوم محمد صادق صاحب سے تحصیل علم کی ابتداء ہوئی۔ مخدوم محمد معین سندھی، شیخ عبدالولی بن سعد اللہ سلالی سورتی سے بھی پڑھا۔ سندھ کی عظیم دینی شخصیت مولانا محمد حیات سندھی سے حرم نبوی میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے جو کتابیں لکھیں اس کی تفصیل آگے کتاب کے اوائل میں ملاحظہ کریں گے۔ ان میں ایک کتاب ''اِنباء الانباء فی حیات الانبیاء'' نامی رسالہ بھی ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ ہالہ کے بانی و مہتمم مولانا مفتی محمد خالد ہالوی مدظلہم نے اس کا اردو ترجمہ اور حواشی تحریر فرمائے۔ اس مجموعہ میں اس کتاب کو شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

(۱۰) محدث کبیر الحافظ ابی بکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۲۰۸ھ ...... وفات: ۲۸۱ھ

آپ کا نام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القریشی البغدادی ہے۔ اپنے والد، احمد بن ابراہیم الموصلی، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام ابوداؤد السجستانی سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن ماجہ ایسے کئی محدثین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کا ایک رسالہ ''من عاش بعد الموت '' مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہے۔ لاہور کے مولانا محمد شفقت یوسفی نے اردو میں مکتبہ زین العابدین شالیمار گارڈن لاہور سے ترجمہ شائع کیا۔ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم باب العلوم کہروڑ پکا نے اس سے انتخاب کر کے دیا، جسے ہم اس مجموعہ میں شامل اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۱۱) الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۳ء ...... وفات: ۴؍جمادی الاوّل ۱۲۹۷ھ/ ۱۵؍اپریل ۱۸۸۰ء

متکلم الاسلام، الامام الکبیر دارالعلوم دیوبند کے بانی، قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کو حضرت قاری محمد اسحاق ملتانی مدیر تالیفات اشرفیہ ملتان نے حال ہی میں سیٹ کی شکل میں یکجاء شائع کیا ہے، جس کی سترہ جلدیں ہیں۔ امکانی حد تک تو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصنیفات انہوں نے جمع کر دی ہوں گی، لیکن ابھی تک بہت سارے قلمی نسخے ان کی دسترس میں نہیں آئے۔ بہت سارے ابھی قابل تلاش ہیں۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ کتنے کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف میں ایک کتاب '' آب حیات '' بھی ہے جو اپنے پیر ومرشد سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آپ نے تحریر فرمائی تھی۔ یہ کتاب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت ووجاہت کے باعث ایک زمانہ میں یہ دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں شامل تھی۔ اسے حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے شامل نصاب کرایا تھا اور اس بات کے راوی حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی ہیں اور اب تو انحطاط کا یہ عالم ہے کہ سوائے چند شخصیات کے اس کتاب کو سمجھنے والا پورے برصغیر میں کوئی نہ ملے۔ پوری کتاب تسلسل کے ساتھ لکھی گئی۔ کوئی سرخی، پیراگراف کچھ نہ تھا۔ یہ کتاب پہلی بار قدیمی پریس دہلی سے صفر ۱۳۵۴ھ میں شائع ہوئی۔ پھر ملتان سے ادارہ تالیفات اشرفیہ نے دوسری بار شائع کی تو اس کے پیراگراف بھی بنائے۔ اب کہ اس مجموعہ میں جو شائع ہو رہی ہے، یہ مقالات متکلم اسلام کا کمپیوٹر ایڈیشن کا عکس ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے کسی ساتھی سے سرخیاں بھی لگوائی ہیں۔ سرخیاں لگانے میں اس صاحب نے بہت سخاوت کی کہ ایک ایک سطر میں کئی عنوانات قائم کیے۔ ان کی کانٹ چھانٹ فقیر راقم نے کی۔

ہائے حادثہ علمی کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف جسے سمجھنے کا خیال کرنے سے بھی کپکپی اور لرزہ طاری ہوتا ہے کہ ان سرخیوں کا انتخاب اس فقیر کو کرنا پڑا۔ اس تصور سے روح کانپتی ہے کہ اس حادثہ پر خود حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو کتنا صدمہ ہوا ہوگا۔ لیکن دیگر سانحات علمی کی طرح اسے بھی حالات قبول کرنے کا شاید حوصلہ کرلیں۔ اسے اس مجموعہ میں شریک اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

(۱۲) الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۸۳۳ء ...... وفات: ۱۵؍اپریل ۱۸۸۰ء

اس مجموعہ میں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی جو مخدوم زادہ مولانا سید محمد جمال الدین شاہ صاحب کے نام اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ہے، شامل اشاعت ہے۔ یہ ۳؍ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ مطابق ۲۹؍اکتوبر ۱۸۷۸ء کا تحریر کردہ ہے۔ ''جمال قاسمی'' کے نام پر کتب خانہ اشرفیہ ارشد کمپنی دیوبند کے نسخہ سے لیا ہے۔ اس رسالہ ''جمال قاسمی'' میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے دو مکتوب تھے۔ پہلا ''وحدۃ الوجود'' کے عنوان پر جو ہمارے اس مجموعہ کے موضوع سے غیر متعلق تھا، اس لئے اسے حذف کردیا۔ دوسرا مکتوب اس مجموعہ کے موضوع سے متعلق تھا، وہ لے لیا ہے۔ آپ بھی پڑھیں۔ والسلام!

(۱۳) حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۸۹۷ء ...... وفات: ۱۷؍جولائی ۱۹۸۳ء

آپ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور مولانا حافظ محمد احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں پڑھا اور دارالعلوم دیوبند کے پون صدی مہتمم رہے۔ آپ کو دنیا نے حکیم الاسلام کے نام سے جانا اور پہچانا۔ سیالکوٹ کے احسان الحق قریشی نے جنوری ۱۹۶۱ء میں آپ کو حضرت نانوتوی کی شہرۂ آفاق کتاب آب حیات کے بارہ میں خط لکھا۔ جس کا جواب ۵؍فروری ۱۹۶۱ء کو حضرت قاری محمد طیب نے لکھا۔ مئی ۱۹۶۱ء کے رسالہ دارالعلوم دیوبند میں شائع ہوا۔ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ (پیدائش: ۱۸۹۸ء، وفات: ۱۱؍جون ۱۹۷۳ء) نے اسے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ یہ خط ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اس مجموعہ میں ہم اسے شائع کررہے ہیں۔

(۱۴) حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی

پیدائش: ۱۶؍مارچ ۱۸۹۲ء...... وفات: ۶؍جنوری ۱۹۷۷ء

آپ نے ایک والا نامہ قاری محمد طیب صاحب قاسمی کے نام لکھا جس میں عالم برزخ کے مسئلہ پر راہنمائی چاہی۔ حضرت قاری صاحب نے مختصر جواب دیا۔ اس پر مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے شکریہ ادا

کیا۔ مگر تفصیل طلب کی۔ اس پر قاری صاحب نے ذیل کا حوالہ نامہ تحریر کیا جو ایک کتاب کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ ۱۵؍اپریل ۱۹۶۹ء کا تحریر کردہ خط ہے۔ عمران اکیڈمی بی ر۴۰ اردو بازار لاہور کے شائع کردہ ''عالم برزخ'' کو ہم اس مجموعہ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۱۵) حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۸۷۸ء ...... وفات: ۲۳؍جنوری ۱۹۶۸ء

شارح مشکوۃ، شیخ الحدیث، حضرت شیخ الہند کے شاگرد، حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں ضلع میانوالی کے خلیفہ مجاز، غور غشتی علاقہ چھچھ کے مکین مولانا نصیر الدین صاحب کا عقیدہ حیات النبی ﷺ پر کا کیا مؤقف تھا؟ اس پر مولانا نثار احمد الحسینی (پیدائش: مارچ ۱۹۶۳ء......وفات: دسمبر ۲۰۲۱ء) مدرسہ تعلیم القرآن حضرو ضلع اٹک والوں نے قلم اٹھایا اور ''حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتی کا عقیدہ'' نام کی کتاب مرتب کر دی، جسے ہم اس مجموعہ میں شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

(۱۶) حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۵؍فروری ۱۸۹۶ء ...... وفات: ۲؍جنوری ۱۹۷۸ء

آپ بہلی مضافات شجاع آباد ضلع ملتان کے رہنے والے تھے۔ حضرت شیخ الہند، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب سے کسب فیض کیا۔ حضرت تھانوی، حضرت مولانا حسین علی، حضرت خواجہ مولانا محمد سراج دامانی موسیٰ زئی شریف سے تصوف میں اجازت یافتہ تھے۔ امام التفسیر تھے۔ اپنے زمانہ کے علماء کرام کے سرخیل تھے۔ پاکستان میں فتنہ انکار حیات النبی ﷺ نے سر اٹھایا تو آپ نے ''**القول النقی فی حیات النبی** ﷺ'' کے نام سے رسالہ تحریر فرمایا، جو ہم اس مجموعہ میں شامل اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ **الشکر والحمد للہ تعالیٰ!** معارف بہلوی ج۱ ص۳۱۳ تا ۴۶۲ سے ماخوذ ہے۔

(۱۷) قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۸۷۳ء ...... وفات: ۱۶؍اگست ۱۹۶۲ء

قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ قطب دوراں حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کو ''مرشد العلماء'' کہا جاتا تھا۔ آپ سے بیک وقت جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار اسلام کل ہند، کانگریس اور مسلم لیگ کے راہنمایان بیعت تھے۔ علماء اور سیاستدان چوٹی کی قیادت مختلف الخیال ہونے کے باوجود آپ کے در فیض پر جمع نظر آتے تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے محاذ پر آپ تکوینی طور پر مامور تھے۔

پاکستان میں جب ’’فتنہ انکار حیات النبی ﷺ‘‘ نے سر اٹھایا تو اس فتنہ کے بانی سید عنایت اللہ گجراتی ۲۷؍ستمبر ۱۹۵۸ء کو آپ کے قیام لاہور کے دوران ملنے کے لئے آئے۔ اس کی پوری روئیداد آپ کے خادم نذیر احمد صاحب نے چار صفحاتی پمفلٹ میں شائع کردی۔ اس مجموعہ میں ہم اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

(۱۸) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: فروری ۱۸۹۸ء ...... وفات: ۲۵؍مئی ۱۹۸۲ء

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ حجۃ اللہ علے الارض کا مصداق تھے۔ تحریر، تدریس، تبلیغ کے ذریعہ آپ کے کل دنیا پر وہ احسانات ہیں، جس کے باعث اسلامیان ان کے زیر بار ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں جب پاکستان میں ’’انکار حیات النبی ﷺ‘‘ کے فتنہ نے یہاں طوفان قائم کر رکھا تھا، پاکستان سے حضرت شیخ الحدیث کو خط لکھا گیا اور آپ سے فتویٰ طلب کیا گیا۔ اس خط کے جواب میں حضرت شیخ الحدیث نے ایک خط تحریر کیا۔ مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری (پیدائش: ۲۱؍جنوری 1951ء...... وفات: ۶؍اکتوبر ۲۰۲۳ء) ناظم عمومی مظاہر العلوم نے ’’معارف شیخ‘‘ کے نام پر کتاب لکھی۔ اس کی ج ا ص ۱۳ تا ۱۴ پر حیات النبی ﷺ کے سلسلہ میں خط اور حضرت شیخ کا جواب شائع ہوا جو ہم اس مجموعہ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

(۱۹)

’’انکار حیات النبی ﷺ ایک پاکستانی فتنہ‘‘ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا، جس میں حضرت گنگوہی، حضرت سہانپوری، حضرت مدنی، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی، محمد بن عبدالوہاب الحنبلی (رحمۃ اللہ علیہم) کے پانچ مضامین شامل تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مضمون اسی کتاب میں دوسری جگہ شامل ہے۔ اس رسالہ سے ہم نے اس کو حذف کردیا ہے۔ باقی مضامین کو اس مجموعہ میں اس کو شریک اشاعت کیا ہے۔

(۲۰) حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۹۱۴ء ...... وفات: ۵؍مئی ۲۰۰۹ء

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر ڈھکی چیتراں داخلی کڑمنگ مانسہرہ کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی۔ دورۂ حدیث ۱۹۴۱ء میں دارالعلوم دیوبند میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا۔ فراغت کے بعد ۱۹۴۳ء میں گکھڑ منڈی تشریف لائے۔ جامعہ نصرت

العلوم گوجرانوالہ کے بانی مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی آپ کے برادر محترم تھے۔ ان کے ساتھ آپ شانہ بشانہ رہے۔ نصرت العلوم کے ’’شیخ التفسیر‘‘ مولانا عبدالحمید خان سواتی تھے اور ’’شیخ الحدیث‘‘ مولانا محمد سرفراز خان تھے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں سنت یوسفی کو زندہ کیا۔ آپ ہر دینی تحریک کے ہراوّل دستہ میں رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے نفاذ شریعت کے لئے سربکف رہے۔ آپ نے بدعت ورفض کے خلاف تحریر کے میدان میں امام اہل سنت کا کردار ادا کیا۔

پاکستان میں ’’فتنہ انکار حیات النبی ﷺ‘‘ نے سر اٹھایا۔ ۴؍اگست ۱۹۶۲ء کو جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے مرکزی اجلاس میں بحث وتمحیص کے بعد فیصلہ کیا ان مسائل کی ترتیب وتدوین اوران کے باحوالہ مدلل ومبرہن کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جو مواد جمع وترتیب کے بعد شائع کرے۔ اس کمیٹی کے سیکرٹری مولانا محمد سرفراز خان صفدر مقرر ہوئے۔ کمیٹی کے ممبران شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک مقرر ہوئے۔ آپ (مولانا صفدر) نے کتاب ’’تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور‘‘ مرتب فرمائی۔ کتاب کے مرتب ہونے کے بعد ۲۷، ۲۸؍نومبر ۱۹۶۷ء کو جامعہ خیرالمدارس ملتان میں کتاب کا مسودہ سنانے کے لئے تاریخیں طے ہوئیں۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری کو بروقت اجلاس کی اطلاع نہ ہوئی اور مولانا عبدالحق اپنی مصروفیت کے باعث تشریف نہ لاسکے۔ لیکن طے شدہ تاریخ پر ملتان جامعہ خیرالمدارس میں اجلاس منعقد ہوا۔ اوّل سے آخر تک مؤلف کتاب حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے کتاب کی خواندگی کی۔ مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا مفتی محمود، مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتان، مولانا محمد عبداللہ ساہیوال، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا قاضی مظہر حسین چکوال، مولانا محمد نذیر اللہ خان گجرات کے سامنے یہ کتاب مکمل پڑھی گئی۔

اصلاح وترمیم پر بحث بھی ہوئی۔ اس کے بعد کتاب کا مسودہ منظور ہوا۔ ۳؍جون ۱۹۶۸ء میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ ہم نے اس مجموعہ میں اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۷۹ء کو شامل اشاعت کیا ہے۔ اس میں پہلے ایڈیشن کی نسبت اضافہ جات بھی ہیں۔ یوں یہ ایڈیشن اس لحاظ سے کامل ومکمل ہے کہ اس کتاب پر اگر فریق ثانی نے نقد قائم کیا تو اس کا جواب بھی آگیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب متفقہ دستاویز ہے کہ اس وقت کے اس خطہ کے نامور اکابر نے اس کتاب کو متفقہ طور پر دیوبند کا مؤقف قرار دیا۔ لیجئے! اس کتاب کی اشاعت پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

بیوہ عورت کی فریاد

گرمی کا زمانہ تھا، ایک روز رات کو میں (نقی محمد خان خورجوی) کوٹھی کے باہر لان پر پلنگ نکلوا کر سو رہا تھا۔ سنتری پھاٹک پر پہرہ دے رہا تھا۔ ایک آواز نے مجھے جگا دیا۔ جو ایک فریادی ادھیڑ عمر کی بیوہ عورت کی تھی۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتی تھی اور پہرے والا بار بار اس سے یہی کہہ رہا تھا کہ رات کے بارہ بجے ہیں۔ صاحب آرام میں ہیں۔ صبح کو آنا، وہ کبھی روتی اور کبھی اس کی خوشامد کرتی۔

''ایک مصیبت زدہ کی فریاد اور صاحب آرام میں ہیں'' کے فقرے سن کر میرا دل ہل گیا۔ پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور پہرے والے سے کہا کہ اس کو اندر آنے دو۔ وہ آئی اور مصیبت کی کہانی سنائی، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ میؤ قوم کی عورت تھی۔ پچھلی رات کو چور اس کے مکان پر آئے، تمام مال واسباب لوٹ کر لے گئے۔ دو بھینسیں بھی لے گئے۔ جن کا دودھ بیچ کر وہ گزر اوقات کرتی تھی۔

رات ہی کو دو میل چل کر وہ ڈیگ کے تھانے میں گئی۔ تھانے والوں نے رپورٹ لکھنے کے دو روپے بطور رشوت مانگے۔ جو وہ نہ دی سکی اور رپورٹ بھی نہ لکھی گئی۔ صبح کو بس میں بیٹھ کر دس میل دور ایک دوسرے تھانے میں گئی۔ ان پولیس والوں نے بھی یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ ہمارے علاقے کا واقعہ نہیں (حالانکہ رپورٹ لکھ کر اس کی نقل ڈیگ بھیج دینی چاہیے تھی) جب وہاں سے مایوس ہوگئی۔ تب وہ بھرت پور آئی۔ بھرت پور کوتوالی کی پولیس نے بھی گھنٹوں بٹھا کر یہی جواب دیا کہ اپنے علاقے کے تھانے میں جاؤ۔ یہ داستان سن کر میں پلنگ سے اٹھا۔ اس عورت کو موٹر میں ساتھ لے کر کوتوالی گیا۔ ہیڈ محرر کو معطل کیا۔ کوتوال کو ساتھ لے کر تھانہ نگر پہنچا۔ وہاں بھی ہیڈ محرر کو معطل کیا۔ وہاں کے تھانے دار کو بھی ساتھ لیا اور ڈیگ پہنچا۔ وہاں کے ہیڈ محرر کو معطل کیا اور تینوں تھانے داروں کو حکم دیا کہ وہ اس عورت کو ساتھ لے کر اس کے گاؤں کو فوراً جائیں۔ تینوں مل کر تفتیش کریں اور آج ہی شام تک ٹیلی فون سے مجھے نتیجے کی اطلاع دیں۔ اگر مال اور ملزم نہ ملیں تو تینوں تھانے دار اپنے آپ کو برخاست سمجھیں اور مجھے صورت نہ دکھلائیں۔ میں واپس بھرت پور آ گیا۔

اسی روز رات کو اٹھ بجے ٹیلی فون سے اطلاع ملی کہ چاروں ملزم گرفتار ہو گئے۔ سب مال مع بھینسوں کے مل گیا۔ اگر میں کاہلی کرتا یا ضابطے قاعدے کا خیال کر کے خود نہ جاتا تو اس بیوہ ضعیفہ کی زندگی

برباد ہو جاتی۔ میں ۳۵ سال پولیس کے محکمے میں رہا۔لیکن پولیس والوں کی حرکات سے ہمیشہ نفرت ہی رہی۔

(عمر رفتہ،ص۳۴۲،۳۴۱)

آج اور کل کا ہندوٴ

مجھے یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ رائے بہادر لالہ اگرسین جو پلٹن بازار کی بڑی مسجد کے زیر سایہ رہتے تھے اور معزز رئیس تھے۔انہوں نے وہ کام کیا۔جس کو مسلمان کبھی نہیں بھول سکتے۔ بلوہ کے وقت سکھ مسجد کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے اور مسلمان مرد اور عورتوں کو جنہوں نے مسجد میں پناہ لی تھی، مارنا چاہتے تھے۔ لالہ اگرسین پستول لے کر مسجد کے پھاٹک پر پہنچ گئے اور سکھوں سے کہا کہ میں برسہا برس سے اس مسجد کے زیر سایہ رہتا ہوں، جہاں خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ اگر تم مسجد اور اس میں پناہ لینے والے مسلمانوں پر حملہ کروٴ گے تو میں تمہارا مقابلہ کروں گا۔ چوں کہ وہ ہر دلعزیز تھے، اس لئے حملہ آوروں کی ہمت پست ہوگئی اور وہ چلے گئے۔ لالہ صاحب نے مسلمانوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ مسجد کا موٴذن اور پیش امام یا تو مارے گئے تھے یا بھاگ گئے تھے۔ ایک موٴذن تنخواہ دار سہارن پورے لالہ صاحب نے بلوایا اور کہا کہ خواہ نمازی ہوں یا نہ ہوں تم پانچ وقت اذان دے دیا کرو۔ کیوں کہ جس اللہ کے نام کی آواز کو میں برسہا برس سے سن رہا ہوں۔ کان اس کے عادی ہو گئے ہیں۔ بلا اس کے سنے تکلیف ہوتی ہے۔ میں ان سے ملا اور مسلمانوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور یہ بھی کہا کہ خواہ آپ ہندووٴں کی بیکنٹھ میں جائیں یا مسلمانوں کی جنت میں، آپ کی بخشش کے واسطے یہی کار خیر کافی ہے۔ دوسرے شریف النفس شخص آنربیل مسٹر تیاگی تھے۔ جن کی بابت یہ معلوم ہوا تھا کہ اپنی مکان کی چھت پر لاوٴڈ اسپیکر سے برابر فساد کی حالت میں مفسدوں کو سمجھا رہے تھے کہ فساد بندکشت وخون مت کرو، دنیا میں اچھے برے سب ہی طرح کے انسان ہیں۔ (عمر رفتہ،۳۸۳،۳۸۶)

مارنے اور بچانے والا

میں دوسرے روز میرٹھ کے راستے سے خورجہ چلا گیا۔ کیوں کہ لکسر اور ہردوار کا راستہ اس وقت تک غیر محفوظ تھا۔ خورجہ میں باقاعدہ فساد تو نہیں ہوا۔ لیکن کبھی کبھی ایک دو واردا تیں چھرے سے ہلاک کرنے کی ہو جاتی تھیں۔ ایک روز شام کو میں ٹہلتا ہوا سڑک کلاں پر چلا گیا، ایک دیہاتی مسلمان کچھ سامان خرید کر قریب کے ایک گاوٴں کو جا رہا تھا۔ میں نے اس کو منع کیا کہ یہ ناوقت ہے، صبح کو جانا۔ اس نے جواب دیا کہ خان صاحب! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ: ''مارنے سے، زندہ رکھنے والا زیادہ زبردست ہے۔'' گاوٴں کے پچاس گھروں میں صرف دو گھر ہم دو بھائیوں کے ہیں۔ بڑھی کا پیشہ کرتے ہیں۔ اسی زمانے میں گاوٴں والوں نے ہم پر چڑھائی کی۔ وہ کہتے کہ ہندوٴ ہو جاوٴ، ورنہ ہم مار ڈالیں گئے۔ ہم

راضی نہ ہوئے۔ میرے بھائی نے بسولا لیا، میں نے لاٹھی لی، عورتوں نے اینٹیں لیں اور مقابلے پر آ گئے۔ میں للکار کر کہا کہ کل تک تو تم بیا فلاں کہہ کر پکارتے تھے، آج بلا سبب بھیا کی جان لینے آئے ہو؟ شرم نہیں آتی؟ کیا تمہارا مذہب یہی بتلاتا ہے؟ ہوشیار ہو جاؤ! کلمہ پڑھتے ہوئے ہم لوگ آگے بڑھے، لیکن انہیں میں بعض سمجھ دار تھے، یہ سن کر منتشر ہو گئے۔ یہ کہہ کر وہ ہنستا ہوا چلا گیا۔ اس کا گاؤں وہاں سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا۔ (عمر رفتہ، ص ۳۸۳)

حرام وحلال اور رام لال

سن ۱۹۰۵ء میں اکبرالٰہ آبادی نے اکثر دوران گفت گو مجھ (نقی محمد خان خورجوی) سے فرمایا کہ: ہنود کے ساتھ ہمارا نبھاؤ مشکل ہے۔ جمنا دریا تک اگر اوپر کا حصہ مسلمانوں کو دے دیا جائے تو دونوں قومیں اطمینان کی زندگی بسر کرسکتی ہیں۔ اس زمانے میں عام مسلمانوں کی زبان پر بھی یہی الفاظ تھے۔ اکبر فرماتے ہیں:

یہ کہتے تھے اک لالہ باوقار　　کہ عربی حروف اب تو ہم پہ ہیں بار
انہیں سے مٹی ہے ہماری نمود　　یہ کھسکیں تو ثابت ہو اپنا وجود
کہاں کا حرام اور کہاں کا حلال　　ہٹے جائے خطّی رہیں رام لال

(عمر رفتہ ص ۱۵۸)

ختم نبوت تربیتی پروگرام اور چناب نگر کورس کے لئے مدارس کا دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مبلغ مولانا عابد کمال سالانہ چناب نگر کورس کے سلسلے میں ۲۹ نومبر ۲۰۲۳ء کو دوروزہ دورے پر ضلع لکی مروت کو تشریف لے آئے۔ ۲۹ نومبر نماز عصر مولانا محمد ابراہیم ادہمی کے مدرسہ جامعہ ثمرۃ التربیۃ ٹانچی آباد نورنگ میں ادا کی۔ نماز مغرب کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد نتھوخیل میں ختم نبوت تربیتی پروگرام سے خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا مفتی ضیاء اللہ، راقم الحروف، مولانا عجب نور حیدر اور مولانا مظہر حسین نے مرکزی جامع مسجد ممہ خیل ختم نبوت تربیتی پروگرام سے خطاب کیا۔ ۳۰ نومبر سرائے نورنگ کے مشہور و قدیم مدرسہ تعلیم الاسلام میں علماء وطلباء سے مولانا محمد اسماعیل نے ختم نبوت کورس چناب نگر کے حوالے سے بیان کیا۔ اس موقعہ پر شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، مولانا مفتی عبدالغفار، مولانا عبدالرحیم اور مولانا ماسٹر عمر خان بھی موجود تھے۔ اس کے بعد پیر طریقت مولانا عبدالصبور کے مدرسہ جامعہ دارالہدیٰ لکی روڈ کے اساتذہ وطلباء کو سالانہ ختم نبوت کورس کے حوالے سے بیان فرمایا۔ (مولانا محمد ابراہیم ادہمی)

مولوی عبداللہ چکڑالوی سے ملاقات

ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری

اسلام نے ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کو پسند فرمایا ہے۔ جس طرح ایک فرقہ نے حدیث نبوی ﷺ کو ناقابل اعتناء کہہ کر تفریط کی راہ اختیار کی، اسی طرح بعض افراد امت نے ہر اس شخص کو جو عمل بالحدیث میں ان کے مزعومہ معیار پر پورا نہیں اترتا۔ فاقد الایمان قرار دے کر افراط کا راستہ اختیار کیا ہے۔

امام اعظمؒ اور قطب اعظمؒ کے خلاف شرمناک دریدہ دہنی

اہل قرآن یا چکڑالوی فرقہ کا بانی مولوی عبداللہ جو چکڑالہ ضلع میانوالی کا رہنے والا اور مسجد چینیاں والی لاہور کا امام وخطیب تھا۔ اسی مؤخرالذکر جماعت سے متعلق تھا۔ وہ اس بارہ میں سخت غالی واقع ہوا تھا۔ حنفیوں کو حدیث نبوی ﷺ سے روگرداں بتا کر گردن زدنی قرار دیتا تھا اور چوں کہ احناف امام ہمام ابوحنیفہ اور قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنے امام و پیشوا مانتے ہیں۔ چکڑالوی افتراء کہا کرتا تھا کہ انہی دو شخصوں کی اندھی عقیدت حنفیوں کے اتباع حدیث کی راہ میں سنگ گراں بنی ہوئی ہے۔ وہ ان دونوں پاکباز ہستیوں کی نسبت بھی ان الفاظ میں دریدہ دہنی کیا کرتا تھا کہ وہ بت ہیں کہ اتباع حدیث کی بجائے جن کی ہر طرف پوجا ہو رہی ہے۔ الغرض بات بات میں ان دو جلیل القدر ہستیوں پر طعن و تشنیع کی غلاظت اچھالنا اس کا خاص شیوہ تھا اور ظاہر ہے اس کہ شرمناک بغی وطغیان کا ردعمل بھی لوازمات میں سے تھا۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　　میلش اندر طعنہ پاکاں برد

حدیث نبوی ﷺ کے حجت شرعی ہونے سے انکار

مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی مرحوم نے جن کا شمار جماعت اہل حدیث کے ممتاز علماء میں تھا۔ ۱۹۱۰ء میں راقم الحروف سے بیان کیا کہ ہم لوگ چکڑالوی کو برابر سمجھایا کرتے تھے کہ ان دونوں بزرگوں کو ہدف ملامت بنانے کی عادت چھوڑ دو۔ کیوں کہ یہ دونوں اللہ کے مقبول بندے تھے اور اگر تم باز نہ آئے تو تم پر ان کی رجعت پڑے گی اور ایسے ذلیل ہو جاؤ گے کہ تمہیں دو کوڑی کو بھی کوئی نہ پوچھے گا۔ مگر اس نے کسی نصیحت کو کبھی سمع قبول سے نہ سنا۔ آخر اس پر رجعت پڑی اور ایسی پڑی کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ جس حدیث نبوی ﷺ کی تائید وحمایت میں ان دو بزرگ ہستیوں کے خلاف اس نے زبان طعن کھول رکھی تھی۔ اسی حدیث کے حجت شرعی ہونے سے انکار کر بیٹھا اور اپنے اپنے خاص خاص شاگردوں اور حاشیہ نشینوں سے یہ

کہنا شروع کیا کہ حدیث کوئی قابل وثوق چیز نہیں۔ اس کو حجت شرعی سمجھنا حماقت ہے۔ حدیث لوگوں کی من گھڑت افسانہ طرازی ہے۔

ذلتوں اور رسوائیوں کا ہجوم

آخر یہ بات کہاں تک چھپی رہتی...... ہر جگہ اس کا چرچا ہونے لگا۔ ایک حدیث قدسی میں رب العالمین فرماتا ہے: ''مَنْ عادیٰ ولیّاً لی فقد آذنته للحرب. ''(جو کوئی میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے)

ظاہر ہے کہ جس حرماں نصیب کے خلاف خود خدائے احکم الحاکمین رزم خواہ ہو۔ اس کی ذلت و پستی کا کیا ٹھکانہ ہے۔ مثل مشہور ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ چکڑالوی نے خدا کے دو محبوبوں سے دشمنی کی تھی۔ اب اس پر خدا کی خاموش لاٹھی بری طرح پڑنے لگی۔ ہر مسلمان اس پر لعنت وملامت کے تیر برسا رہا تھا اور لوگ مونہہ پر گالیاں دے رہے تھے۔ چکڑالوی کے انکار حدیث کا حال معلوم ہونے کے بعد جہاں یہ کوشش تھی کہ اس کو مسجد کی امامت وخطابت سے فی الفور علیحدہ کیا جائے۔ وہاں کچھ افراد ایسے بھی تھے۔ جو اس کی حمایت وتائید پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے انکار حدیث کے بعد بھی کئی دن تک مسجد سے نہ نکالا جاسکا۔ لیکن انجام کار چکڑالوی سیاہ کاریوں کا ایک اور ناپاک گوشہ جو لوگوں کی نظر سے اب تک مخفی تھا، ظاہر ہوگیا۔ جس نے آناً فاناً مسجد سے نکلوا دیا اور ذلت ورسوائی نے اسے چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا۔

انگریز کا تنخواہ دار

اس اخراج اور تازہ ذلت ورسوائی کی تقریب منجانب اللہ یہ پیدا ہوئی۔ ایک اہل حدیث بزرگ جو مسجد چینیاں کی مجلس انتظامیہ کے رکن تھے۔ ان کا فرزند امیر الدین نام چکڑالوی سے قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ چوں کہ امیر الدین میٹرک کا طالب علم ہونے کی وجہ سے انگریزی جانتا تھا۔ چکڑالوی نے اپنی ایک انگریزی چٹھی اسے پڑھنے کو دی۔ یہ چٹھی سیال کوٹ کے مسیحی مشن کی طرف سے آئی تھی۔ اس میں مولوی عبداللہ کو اطلاع دی گئی تھی کہ چوں کہ تمہارا کام کچھ زیادہ قابل تعریف نہیں ہے۔ اس لئے آئندہ تمہیں پچاس روپے ماہوار کی بجائے چالیس روپے تنخواہ ملا کرے گی۔ امیر الدین نے چٹھی پڑھ کر چکڑالوی کو اس کا مضمون سنایا اور پھر چکڑالوی نے اسے جھٹ واپس لے لیا۔ اس کے بعد امیر الدین نے گھر جاکر اپنے والد سے اس کا ذکر کیا۔ امیر الدین کے والد اس سے ناراض ہوئے کہ تم نے ایسی اہم دستاویز چکڑالوی کو کیوں واپس کردی۔ چٹھی لے کر یہاں بھاگ آتے یا جھٹ کسی دوسرے کے حوالے کردیتے تاکہ چکڑالوی کا پول کھل جاتا۔

اصل یہ ہے کہ جب سرکاری کارندوں کو شروع ہی میں اس کے انکار حدیث کا علم ہوا تھا تو انہوں

نے جماعت اہل حدیث میں فسادانگیزی اور تفرقہ اندازی کے لئے اپنے ڈھب کا پا کر اسے نوکر رکھ لیا تھا اور گو تنخواہ اسے سیالکوٹ سے آتی تھی۔ لیکن حکومت کی طرف سے مشن کی امداد کے لئے بجٹ میں جو رقم منظور کی جاتی تھی۔ اس میں اس قسم کے سیاسی اغراض کے حصول کے اخراجات بھی شامل ہوتے تھے۔

امیرالدین کے والد نے دوسرے اراکین مجلس منتظمہ سے اس چٹھی کا تذکرہ کیا۔ اب وہ لوگ بھی چکڑالوی سے متنفر ہوگئے۔ جو پہلے اس کی حمایت پر سرگرم تھے اور وہ بیک بنی ودوگوش مسجد میں چینیاں سے نکال دیا گیا۔ اس واقعہ کے راوی بابو امیرالدین صاحب پنشنر نے آج سے کوئی ۲۴ سال پیشتر مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا تھا۔ وہ ایک سفید ریش معمر بزرگ ہیں۔ جن سے سال سوا سال پیشتر سرکلر روڈ لاہور میں میری آخری ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ پیرانہ سالی کے باوجود ان کی صحت ماشاءاللہ اب تک بہت اچھی ہے۔ امید ہے کہ وہ ہنوز بقید حیات زندہ سلامت ہوں گے۔

چکڑالوی کا ترجمہ قرآن

مسجد چینیاں سے خارج ہونے کے بعد چکڑالوی نے بازار سریاں اوجھریاں میں ایک چھوٹی سی غیرآباد مسجد میں اس طرح اقامت ڈالی اور نہایت جسارت اور دیدہ دلیری سے حدیث نبویﷺ کی مخالفت میں پروپیگنڈہ شروع کیا۔ لاہور میں چٹو بٹولی جو نہایت سفید فام ہونے کے باعث اس نام سے مشہور ہوگیا تھا اور لاہور اور امرتسر کے چند اور حرماں نصیب اس کے پیرو بن گئے۔ مسلمان تو ان کو چکڑالوی کہتے تھے۔ لیکن خود انہوں نے اپنی مٹھی بھر جماعت کو اہل قرآن کے نام سے موسوم کیا۔ اب چکڑالوی نے اپنے مخصوص زندیقانہ رنگ میں قرآن پاک کا ترجمہ لکھا۔ جو چٹو وغیرہ کے روپیہ سے چھپ کر شائع ہوا۔ یہی ترجمہ اس جماعت کی کل علمی کائنات تھی۔ راقم الحروف ایام طالب علمی میں اور پھر عرصہ بلوغ میں قدم رکھنے کے بعد سنا کرتا تھا کہ ایک نیا فرقہ جسے چکڑالوی کہتے ہیں۔ ظاہر ہوا ہے۔ جو رسول اللہﷺ کے ارشادات کو (معاذ اللہ) قابل التفات نہیں سمجھتا اور اسلام کا تمام علمی سرمایہ قرآن میں محدود بتاتا ہے۔ مگر میں نے اس مسئلہ کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ اس لئے کبھی اس کی طرف ادنیٰ توجہ بھی نہ کی۔ لیکن ۱۹۱۰ء میں راقم الحروف گجرات گیا۔ وہاں ایک صاحب نے سید عمر شاہ چکڑالوی سے جو سخت ''الدالخصام'' واقع ہوا تھا، ملاقات کرائی۔ اس نے معاً حدیث نبویﷺ کے قابل قبول اور حجت شرعی ہونے نہ ہونے کے مسئلہ پر مجھ سے بحث چھیڑ دی۔

چوں کہ یہ موضوع بحث میرے لئے بالکل نیا اور اچھوتا تھا۔ مجھے عمر شاہ کے مقابلے میں لاجواب ہونا پڑا۔ آخر میں گجرات سے اپنے گھر واپس آیا اور کلام پاک کا اس غرض سے بنظر امعان مطالعہ شروع کیا کہ ان آیات قرآنی کو چھانٹ لوں۔ جن سے چکڑالویوں کے مقابلہ میں استدلال کیا جاسکتا ہے۔ میں خوب

تیار ہو کر دوبارہ گجرات گیا۔ عمر شاہ سے مل کر مسئلہ زیر بحث پر گفتگو کی اور اس کی ہر پیش کردہ دلیل پر آیات قرآنی پیش کر کے اس کا اچھی طرح ناطقہ بند کیا۔ آخر لاجواب ہو کر کہنے لگا۔ مجھے تو کچھ زیادہ علم نہیں ہے۔ کیا اچھا ہو کہ آپ لاہور جا کر خود مولوی عبداللہ صاحب سے ملیں۔ وہ آپ کی طرح پوری تسلی کر دیں گے۔ میں نے وعدہ کیا کہ حالات نے مساعدت کی تو کبھی نہ کبھی جاؤں گا۔ اس کے بعد میں دو تین مرتبہ گجرات گیا۔ عمر شاہ جب کبھی ملتا۔ عبداللہ چکڑالوی سے ملاقات کرنے پر سخت اصرار کرتا۔

اس کے بعد ۱۹۱۱ء میں اپریل یا مئی کا مہینہ تھا کہ میں لاہور آیا اور چکڑالوی سے ملنے کے لئے سریاں اوجھریاں والے بازار گیا۔ پہلے ڈیوڑھی اور اس سے آگے بہت چھوٹی سی مسجد تھی۔ میں ڈیوڑھی میں سے ہو کر مسجد میں پہنچا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ صحن میں مسجد حجام بیٹھا لوگوں کی حجامت بنا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ اس بے ادب فرقہ میں احترام مسجد کو بھی بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔

میں نے پوچھا: مولوی عبداللہ صاحب کہاں ملیں گے؟

انہوں نے بتایا کہ باہر ڈیوڑھی میں چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ انہی کے پاس سے ہو کر تو تم یہاں پہنچے ہو۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی۔ کیوں کہ جس شخص کو میں نے چارپائی پر دیکھا تھا۔ وہ سخت حقیر صورت لولا آدمی تھا۔ آنکھیں چوندھیائی ہوئی، سر کے بال اڑے ہوئے، سانولہ رنگ کوڑھیوں کی سی مریضانہ ہیئت۔

میں نے تعجب سے کہا: چارپائی پر بیٹھے ہوئے بذات خود مولوی عبداللہ صاحب ہیں؟

انہوں نے کہا: ہاں! وہی ہیں۔ اب میں ڈیوڑھی پہنچا اور چکڑالوی سے مل کر کہا کہ میں سید عمر شاہ گجراتی کے بار بار اصرار کرنے پر آپ سے ملنے لاہور آیا ہوں اور مجھے اس بات پر سخت تعجب ہے کہ آپ ذی علم ہو کر حدیث نبوی ﷺ کو ساقط الاعتبار اور ناقابل بتاتے ہیں۔ آخر اس اعراض وانکار کی وجہ کیا ہے؟

کہنے لگا: چوں کہ پیغمبر فتوی دینے میں خطا کرتا تھا، اس لئے ہم اس کی بات نہیں مانتے۔ صرف قرآن کو واجب العمل ٹھہراتے ہیں۔ میں نے کہا: پیغمبر خدا ﷺ کے خطا کرنے کا کیا ثبوت ہے؟

بولا: قرآن گواہ ہے اور سورۃ توبہ کی آیت پڑھی: ”**عفا اللہ عنک لم اذنت لهم حتی یتبین لک الذین صدقوا وتعلم الکاذبین**“ (اللہ نے آپ کو معاف کیا آپ نے ان کو پیچھے رہ جانے کی کیوں اجازت دی۔ اس وقت تک (وحی کا انتظار کیا ہوتا جب تک) آپ پر سچے آدمی ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو بھی جان لیتے)

وہ بولا: ”چوں کہ پیغمبر نے منافقوں کو پیچھے رہ جانے کی رخصت دینے میں خطا کی، اس لئے ہم پیغمبر کی پیروی ناجائز سمجھتے ہیں۔ پیغمبر کی تعلیمات میں ہر وقت خطا اور غلطی کا کھٹکا لگا ہوا ہے۔ اس لئے ہم صرف وہ چیز لیتے ہیں، جو خطا سے مبرّا ہے، یعنی قرآن۔“

واقعہ یہ ہے کہ جب سرور عالم و عالمیان ﷺ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جانے لگے تو ان صحابہ کرامؓ نے جنہیں پیچھے رہ جانے کے عذر درپیش تھے، آ آ کر مشایعت نہ کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے سب کو اجازت دی۔ ان صادقوں کے ساتھ چند منافقوں نے بھی جھوٹی عذر داریاں پیش کر کے عدم رفاقت کی رخصت مانگی اور آپ ﷺ نے ان کو بھی اس کا اذن دے دیا۔ اس پر معاً جبرئیل علیہ السلام سورہ توبہ کی مندرجہ بالا آیت لے کر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو بتایا کہ فلاں فلاں اشخاص نے جھوٹے عذر پیش کیے ہیں۔ اگر آپ ان کو اذن نہ دیتے تو ان کے عدم رفاقت پر ان کا نفاق سب پر ظاہر ہو جاتا۔

میں نے چکڑالوی کے استدلال کے جواب میں کہا کہ اس آیت سے تو آپ کے خیال کی تردید نکلتی ہے اور اتباع حدیث کا ثبوت ملتا ہے۔

بولا: وہ کیونکر؟۔ میں نے کہا: غیر نبی تو ممکن ہے کہ مدت العمر کسی غلطی میں مبتلا رہے اور اس سے کبھی نہ نکل سکے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کو کبھی غلطی پر نہیں چھوڑا جاتا تھا۔ اگر ان سے کبھی بھول چوک ہو جاتی تھی، تو معاً وحی بھیج کر اس کی اصلاح کر دی جاتی تھی۔ ہمارے نبی آخر الزماں ﷺ کی ایک ادنیٰ سی وقتی اور ہنگامی فروگذاشت پر بھی قائم نہ رہنے دیا گیا۔ حالانکہ اس کو تبلیغ دین اور احکام شریعت سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ تو یہ بھلا کیونکر ممکن تھا کہ آپ ﷺ خدانخواستہ شریعت کے کسی مسئلہ پر غلطی کرتے اور اس کی اصلاح نہ کی جاتی اور آپ ﷺ کو اس غلطی پر چھوڑ دیا جاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حدیث نبوی ﷺ واجب الاتباع ہے اور اس میں کسی ادنیٰ خطا کا بھی امکان نہیں۔ کیوں کہ خدائے حفیظ آپ کا ہر وقت نگران حال تھا۔

چکڑالوی لاجواب ہو کر کہنے لگا: میرا دماغ کمزور ہے، زیادہ باتیں نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے ترجمہ قرآن میں سب کچھ لکھ دیا ہے، اس کا مطالعہ کرو!

میں نے کہا: اچھا یہ تو بتائیے کہ خدا جو اپنے رسول کو حکم دیتا ہے: ’’قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ‘‘ (اے نبی ﷺ! کہئے کہ اللہ ایک ہے) تو کیا صرف رسول اللہ ﷺ ہی ایسا کہنے کے مامور تھے۔ دوسرا کوئی نہیں؟

بولا: علی سبیل الاتباع ساری امت مامور ہے۔ میں نے کہا کہ کیا آیات کا حکم عام ہے، گو مورد خاص ہو؟ بولا: ہاں! ہر آیت کا حکم ہر زمانہ اور تمام افراد امت کے لئے عام ہے۔ میں نے کہا رب العالمین سورہ انفال میں بیت اللہ کے متولیوں کی نسبت فرماتا ہے: ’’ان اولیاء ہ، الا المتقون‘‘ ﴿بیت اللہ کے متولی متقی لوگ ہیں﴾ حالانکہ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو واجب الاتباع مانتے ہیں، یا تو انہیں متقی مان کر حدیث نبوی ﷺ کو تسلیم کیجئے یا قرآن سے انحراف کیجئے۔

بولا: آیت میں تو اصحاب رسول اللہ ﷺ کو متقی کہا گیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ گو آیت صحابہ

کرامؓ کی نسبت نازل ہوئی، تاہم اس کا حکم عام ہے، ہر زمانہ میں حدیث کی پیروی کرنے والے متقی لوگ ہی بیت اللہ کے متولی ہوا کریں گے۔

اب چکڑالوی دوبارہ لاجواب ہوکر بولو کہ میرا دماغ کمزور ہے۔ میں زیادہ بحث میں نہیں پڑسکتا۔ جو کوئی ہدایت کا طالب ہو میرے ترجمہ قرآن کو دیکھے، اس میں انکار حدیث کے متعلق بہت کچھ لکھ دیا گیا ہے۔

یہ جواب سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن مجھے اس کی شکل وصورت دیکھ کر سخت تعجب تھا کہ جماعت اہل حدیث نے ایسے کریہہ المنظر لولے آدمی کو اپنی امامت وخطابت کیسے سپرد کر رکھی تھی، لیکن اس کے بعد یہ خیال دل میں موجزن ہوا کہ امام اعظمؒ وقطب اعظمؒ کے خلاف دریدہ دہنی کرنے اور حدیث نبوی ﷺ سے رد گرداں ہونے سے پہلے شاید اس کی شکل وصورت ایسی مکروہ اور وحشت انگیز نہ ہوگی، جو موجودہ وقت میں ہے۔

چوں کہ چکڑالوی لولا اور معذور ہونے کی وجہ سے ہر وقت چارپائی پر بیٹھ رہتا تھا اور چارپائی ہی پر بیٹھا حدیث رسول اللہ ﷺ کے انکار میں ''حسبنا کتاب اللہ'' کی رٹ لگایا کرتا تھا۔ اس لئے مجھے رہ رہ کر اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ ابورافعؓ اور مقدام بن معدی کربؓ اور عرباض بن ساریہؓ کی مندرجہ ذیل تین حدیثیں جو مشکوٰۃ میں ہیں۔ اسی چکڑالوی کے متعلق حامل نبوت ﷺ کی لسان وحی نے بطور پیش گوئی ارشاد فرمائی تھیں۔ حسب راویت ابورافعؓ رسول خدا ﷺ نے فرمایا، میں تم میں سے کسی کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ چارپائی پر ٹیک لگائے پڑا ہو اور میرے اوامر یا نواہی سے کوئی حکم اس کے پاس آئے، تو کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا۔ جو چیز میں نے کتاب اللہ میں پائی، ہم نے اس کی پیروی کی۔

اور مقدام بن معدی کربؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ میں قرآن اور اس کے ساتھ اسی کی مانند دوسرا (کلام) دیا گیا ہوں۔ خبردار رہو! عنقریب ایک شکم پرست آدمی اپنی چارپائی پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ قرآن ہی کا التزام کرو، جو کچھ اس میں حلال پاؤ، اس کو حلال جانو اور جو چیزیں اس میں حرام دیکھو، اس کو حرام جانو۔ حالاں کہ جو کچھ رسول خدا نے حرام کیا، وہ اسی کی مانند حرام ہے۔ جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ یاد رکھو کہ تمہارے لئے اہلی گدھا حلال نہیں اور نہ تیز دانتوں والے درندے اور نہ عہد والے کا گرا پڑا سامان۔ مگر اس صورت میں کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو۔ اور عرباض بن ساریہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر فرمایا کیا تم میں سے کوئی اپنی چارپائی پر ٹیکا لگائے ہوئے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہی چیز حرام کی ہے۔ جو اس قرآن میں مذکور ہے۔ خبردار...... واللہ!

میں نے کئی ایسی چیزوں کا بھی حکم دیا اور ایسی باتوں کی نصیحت کی اور ایسے امور سے منع کیا، جو بقدر قرآن کے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ (الصدیق، ج۲، ش۱۱، ص۲۵ تا ۳۱)

جناب ممتاز اعوان کا وصال

مولانا اللہ وسایا

جناب ممتاز اعوان ۱۵ دسمبر ۲۰۲۳ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اوچ شریف کے مضافات کے رہنے والے جناب عبدالغفور صاحب جو بعد میں حقانی کا لاحقہ استعمال فرماتے تھے۔ پھر ممتاز اعوان کے نام سے خود کو موسوم کیا۔ آپ نے اپنے علاقہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ قرأت پڑھنے کے لئے لاہور آئے تو پھر لاہور کے ہو کر رہ گئے۔ حتیٰ کہ جنازہ بھی یہاں سے اٹھا۔

جناب ممتاز اعوان (عبدالغفور حقانی) جن دنوں لاہور پڑھتے تھے لاہور کے مختلف حضرات سے ملنا، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی دفتر رنگ محل، مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر لاہور جو ان دنوں بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مزار شاہ غوث محمد تھا، شیرانوالہ دفتر خدام الدین ان کا آنا جانا رہتا۔ پھر ایسا وقت بھی آیا کہ پڑھنا کم اور ملاقاتیں زیادہ ہوگئیں۔ انہوں نے تعلیم کو خیر باد کیا اور اخبارات کے دفتر آنا جانا شروع کیا۔ ان کے مراسم ہوئے۔ بولنا چالنا، تعلقات قائم کرنا، پھر معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کے لئے کاوش کرنا ذہین آدمی تھے۔ برابر مطالعاتی ذوق بڑھتا گیا۔ اس زمانہ میں مولانا کریم بخش مرحوم علی پوری مجلس لاہور میں مبلغ تھے۔ ان کے وہاں رہنا شروع کیا۔ رہائش، کھانا فری ہوگیا۔ مولانا کریم بخش کو مفت معاون وخادم مل گئے۔

ممتاز اعوان اخبارات میں خبریں دینے جاتے۔ ایک آدھ بار ان کا نام بھی اخبار میں شائع ہوا تو پھر شبان ختم نبوت کے سربراہ بن گئے۔ بعد میں اس کو فدایان ختم نبوت بنا دیا۔ پھر اس کو پاسبان ختم نبوت کے نام سے موسوم کر دیا۔ ان دنوں جوانی کا بھرپور دور تھا۔ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ اس دوران شادی ہوگئی۔ گھر والوں کو ہمیشہ اپنے گاؤں رکھا۔ خود گھر آنا جانا رکھا۔ غالباً پانچ سات اولادیں ہوئیں۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادہ منیر احمد صاحب پاسبان کے صدر اور ممتاز اعوان سیکرٹری جنرل ہوگئے۔ لاہور کا قیام اور اپنی ذہانت سے ہر نئے ایشو پر اخبارات میں خبریں چھپوانا، بیانات، احتجاج، مظاہرہ، پریس کانفرنس، میٹنگ، دوستوں سے ملاقاتیں، یہ ان کی مصروفیات تھیں اور وہ عمر بھر اس میں خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہے۔ کاش مرحوم کسی جماعت میں شامل ہو جاتے تو ان کی صلاحیتوں کا صحیح مصرف مہیا ہو جاتا۔

حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، فقیر راقم، مولانا کریم بخش نے بارہا ترغیب دی مگر وہ ایک جماعت کے سربراہ تھے۔ کسی جماعت کا کارکن بننا ان کے شایان شان نہ تھا۔ چنانچہ وہ اسی ڈگر پر چلتے

رہے۔لیکن احترام کو قائم رکھنا اور تعلقات کو نبھانا انہیں آتا تھا۔وہ آخری وقت تک مجلس کے ساتھ احترام کے تعلق میں کسی سے کم نہ تھے۔

جوانی سے بڑھاپا، بڑھاپے سے بیماری کی طرف بڑھنے لگے۔تو شوگر نے انہیں اپنا میزبان بنالیا۔ نظر کمزور ہوگئی۔آپریشن کرائے۔ بڑھاپے میں خدمت کے لئے یعقوب نامی جوان مل گئے تو خوب گزرنے لگی۔ دو دن ختم نبوت کے دفتر، دو دن احرار کے دفتر، تین دن قاری محمد حنیف کے ہاں یوں ہفتہ گزر جاتا اور پھر یہ اپنی مستی میں مست،خوددار آدمی تھے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا انہیں نہ آتا تھا۔کسی دوست کے دست نگر نہ تھے۔اپنی جماعت کے نام پر کوئی حلقہ تعاون ہو تو نہیں معلوم۔لیکن بظاہر ساری زندگی انہوں نے گھوم پھر کر گزار دی۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی کے موقع پر اپنی جماعت کے اجلاس کے انعقاد کی خبر چھاپ دیتے۔تشریف بھی لاتے،اپنے احباب سے مل لیتے،اجلاس بھی کر لیتے ہوں گے۔لیکن کانفرنس کے نظم میں کبھی مخل نہ ہوئے۔ایسے معاملہ کے صاف آدمی تھے۔کبھی اسٹیج پر بیان کے لئے مصر نہ ہوئے۔یوں دو دن گزارتے اور چل دیتے۔البتہ کانفرنس کے اختتام پر خبر ضرور چھپ جاتی کہ (شبان یا پاسبان) کا اجلاس ہوا یہ فیصلے ہوئے۔یہ کارروائی ہوئی۔غرض خوب آدمی تھے۔اکیلے ہی جماعت یا انجمن تھے۔

آخر میں شوگر نے زمین سے لگا دیا۔لیکن انہوں نے شکست نہیں مانی۔ برابر پھرنا پھرانا اپنے معمولات جاری رکھے۔اخبارات کے دفتر جانا تو ان کا ایسا معمول تھا کہ ناغہ بھی دخل نہ دے سکتا تھا۔

مجلس احرار اسلام لاہور کے حافظ محمد یوسف احرار مرحوم نے قصور روڈ پر مسجد بنائی تھی۔ جناب ممتاز اعوان نے ۱۵دسمبر۲۰۲۳ء کا وہاں جمعہ پڑھایا۔ جمعہ کے بعد دل کے دورہ سے زندگی کی بازی ہار گئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دیں کہ انہیں عصر کے بعد مرحوم کے وصال کی خبر ملی۔ مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب احمد کو بھجوایا۔ان کی نعش کو عشاء سے قبل مسجد عائشہ لایا گیا۔غسل، تکفین، جنازہ سے آٹھ بجے فارغ ہوگئے۔ جنازہ میں بھرپور حاضری تھی۔مجلس لاہور کے ناظم عمومی جناب میاں رضوان نفیس نے جنازہ کی امامت کی اور پھر مرحوم کو ایمبولینس کے ذریعہ آبائی گاؤں روانہ کر دیا گیا۔مجلس لاہور کے مبلغ مولانا سمیع اللہ، مرحوم کے خادم یعقوب صاحب دونوں ایمبولینس کے ساتھ گئے۔ گھر والوں کو پہلے اطلاع تھی۔وہ انتظار میں تھے۔اگلے دن ہفتہ کو ظہر کے بعد جنازہ ہوا۔یوں مرحوم آخرت کو سدھار گئے۔حق تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائیں اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔آمین بحرمۃ النبی الکریم! سچ ہے کہ یہ ان لوگوں کا نمونہ تھے جن کے متعلق کہا جاتا ہے: عاش غریباً ومات غریباً! حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو خاتمہ بالخیر کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔

قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت

قسط نمبر:7 جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

مسلمان عورت کا نکاح ہمراہ قادیانی مرد، جائز نہیں

قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان یہ کشمکش جاری رہی، اسی عرصہ میں ضلع تھرپارکر کی تحصیل جیمس آباد (موجودہ گوٹھ غلام محمد) کی فیملی کورٹ میں ایک دعویٰ تنسیخ نکاح بعنوان مسماۃ امۃ الہادی (مدعیہ) بنام حکیم نذیر احمد (مدعا علیہ) زیرسماعت آیا، ضروری کارروائی کی تکمیل ہونے کے بعد، اس کے قطعی فیصلہ مصدرہ سال ۱۹۷۰ء میں یہ قرار دیا گیا کہ قادیانی کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اس لئے ایک مسلمان لڑکی (مدعیہ) کا نکاح ایک قادیانی مرد (مدعا علیہ) کے ساتھ جو کہ علاوہ پیروکار مرزا غلام احمد قادیانی ہونے کے، خود بھی نبی ہونے کا دعوے دار ہے، نہیں ہوسکتا۔

قادیانیوں کا کلمہ

آئینی ترمیم کے بعد کئی ایک مقدمات جن میں قادیانیوں کے بارے میں معاملات زیر بحث آئے، ان میں سے ایک ایسا ہی معاملہ بعنوان سرکار بنام رحمت اللہ منفصلہ مورخہ ۵ جون ۱۹۹۰ء، جس میں ملزم رحمت اللہ جو کہ مذہباً قادیانی تھا۔ کی ضمانت کی منسوخی کی استدعا کی گئی تھی۔ ایڈیشنل سیشن جج وہاڑی کی عدالت میں زیرسماعت آیا، جس میں علاوہ دیگر اُمور کے۔

قادیانیوں کے اس مؤقف کا کہ وہ وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو کہ عام مسلمان پڑھتے ہیں کا جائزہ لیا گیا اور ان کی اپنی کتاب کلمۃ الفصل کے حوالہ کے ساتھ یہ قرار دیا گیا کہ ان کا یہ مؤقف درست نہیں ہے۔

قادیانیوں کا کلمہ کے بارہ میں موجودہ مؤقف

اس مضمون کی تحریر کے دوران میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ قادیانیوں نے اپنے کلمہ کو لَآ اِلٰہ تک محدود کر دیا ہے۔ اور یوں نبوت اور رسالت کے بارہ میں اقرار کو کلی طور پر حذف کر دیا ہے۔ یہ انتہائی اہم بات ہے اور اس نے مذہب کے ڈھانچے کو ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس کے مضمرات علمی اور عملی سطح پر بہت شدید ہیں۔ مسلمانوں کا کلمہ توحید باری تعالیٰ اور رسالت خاتم النبیین کے اظہار اور اس پر ایمان کا تعلق ضروریات دین میں سے ہے۔ اسلامی نکتہ نظر سے، اللہ رب العزت کی واحدانیت اور خاتم النّبیین ﷺ کی رسالت اور نبوت پر ایمان، اسلام میں داخل ہونے کا پہلا اور بنیادی مرحلہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ

لگانے کے لئے صرف اتنا جاننا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور عام بندہ کے درمیان رابطہ کار کا کام انبیاء اور رسل علیہم السلام ہی کرتے رہے ہیں اور انہیں کے توسط سے عام لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے تھے اور انہی انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دیئے گئے احکامات کو قبول اور عمل درآمد کرتے تھے، جب تک کہ نیا نبی رسول مبعوث نہ ہو جائے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد، انبیاء اور رسل کی تقرری کا سلسلہ بند کر دیا گیا، کیونکہ دین کی تکمیل کے بعد، اس کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ قرآن مجید میں ہے: ''تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہوا، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو، جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری ہو، یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ آج کفار دین سے ناامید ہو گئے، خبردار ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور بہت بڑا مہربان ہے۔'' (مائدہ:۳)

مکمل دین کو اگلی نسلوں تک پہنچانے کا کام آنحضور ﷺ کی امت کے اکابر علماء اور اولیائے کرام کے ذمہ لگا دیا گیا مگر انہیں اس میں کسی بھی قسم کی ترمیم اور کمی وبیشی کا قطعاً کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ اور دین اسلام جس صورت میں بوقت وصال حضرت محمد ﷺ نافذ اور زیر عمل تھا اسی صورت میں قیامت تک نافذ اور واجب العمل رہے گا۔ اس دور میں قادیانیوں کی مذکورہ بالا ترمیم نہایت ہی بنیادی اور شدید قسم کی ہے، جو کہ واضح کرتی ہے کہ قادیانت امرزائیت خدائی دین نہیں ہے، بلکہ گمراہ لوگوں کا ڈھکوسلا ہے جس کا کوئی تقدس اور اہمیت نہیں ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے کیا خوب کہا گیا ہے کہ: ''خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں''

جزوئیات ایمان میں اس قسم کی کمی بیشی صریحاً تحریف دین اور کھلا کفر ہے۔ ایسا کرنے والے لوگ خود کو مسلمان کہنے اور کہلوانے کے لائق نہیں ہیں۔ ایسی بنیادی تبدیلی کی اجازت کسی بھی پائے کے مسلمان یا ان کے کسی بھی ادارہ کو حاصل نہیں ہے۔ رسالت اور نبوت کے بغیر دین کا کوئی تصور نہیں ہے۔ یہی منصب تو اللہ اور عوام الناس کے درمیان رابطہ تھا۔ جس منصب کو ختم کر کے قادیانیوں نے اللہ تعالیٰ کو انسانوں سے اوجھل کر دیا ہے۔ دینی احکامات، عقائد کی تصدیق اور اسے عام انسانوں تک پہنچانے اور ان پر عمل درآمد کرانے کی ذمہ داری انبیاء کرام علیہم السلام پر رہی ہے۔ مختصراً، اس وقت، بلا تامل یہ کہا جا سکتا ہے کہ قادیانیوں نے ایسا کر کے اپنے کفر کو مزید تہ اور واضح کر دیا ہے۔ جزوئیات ایمان کے بارہ میں ج ا ہے۔

جزئیات ایمان کے بارہ میں جو مکالمہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور آنحضور ﷺ کے درمیان ہوا، قادیانیوں کی گئی ترمیم اس سے واضح گریز کی نشاندہی کرتی ہے جو کہ قطعاً بلا اختیار اور درست نہیں۔

متخاصم عقائد اور فریقین کا استحقاق

ایسی صورت میں دونوں مذاہب کا ایک نام ہونا مناسب نہیں، اور قطعی طور پر غیر حقیقی اور دانشمندی کے خلاف ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے شعائر اور ان کی اصطلاحات کو قادیانیوں کے استعمال سے بھی گمراہ کن تاثر پیدا ہوتا ہے اور قادیانیوں کو اس کی آڑ میں سادہ لوح عوام کو ورغلانے کا راستہ اور مواد ملتا ہے، ماضی میں گمراہ لوگ کھلم کھلا اور اب ذرا چھپ چھپا کر، دھوکہ کرنے کا کوئی راستہ تلاش کر کے، ان کے پردے میں اپنے مذہب کی ناپسندیدہ، کافرانہ، غیر اسلامی اور مسلمان دشمن جھوٹی باتوں کو فریب کاری سے مسلمانوں ہی کو گمراہ کرنے کا مذموم کام لیا جاتا رہا ہے جس سے بے شمار پیچیدگیاں اور تنازعات پیدا ہوتے رہے ہیں، جس کا سدباب کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ پاکستان جس کا مذہب اسلام ہے الحمدللہ! اس کی پارلیمنٹ، حکومت، عدلیہ، ہر قسم کا میڈیا، مسلمانان پاکستان، اس کی مذہبی اور سیاسی قیادات نے اپنی ذمہ داری بطریق احسن نبھائی ہے۔ اس بارہ میں آئینی ترمیم اور دیگر قوانین کا نفاذ ہر لحاظ سے جائز، دینی، آئینی، قانونی، ریاستی، ملکی اور اُمہ کے اجماعی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اس سے کسی بھی گروہ کو کبیدہ خاطر ہونے کا کوئی جواز نہیں۔ یہ ایک وضاحت تھی جو مسلم اُمہ اور پاکستان جس کا مذہب اسلام ہے کا تقاضا بھی، جس سے حق بہ حق دار رسید کے اُصول کی تکمیل ہوئی۔ اسلام کو غاصبوں کے قبضہ سے واگذار کرایا گیا اور اس پر ناجائز حملوں کو روکا گیا۔ کھرے کو کھوٹے سے الگ کیا گیا اور یوں ان کی شناخت کو متعین اور واضح کر دیا گیا کہ قادیانیت اور اسلام دو الگ الگ مذہب ہیں؟ اور اس طرح سے ہر گروہ اپنے اپنے دائرے میں رہنے کا پابند ہو گیا۔ اس میں کیا قباحت ہے، کون سا زیادتی کا پہلو ہے؟ اس سے قرآن اور حدیث کے کس حصہ کی رُوگردانی ہوئی ہے اور پاکستان کے کون سے قانون کی پامالی ہوئی ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا، آئینی ترمیم اور اس موضوع پر دیگر قوانین کا نفاذ ہونا ریاستی فرض کی ادائیگی ہے، جو قرآن، احادیث اور اجماعِ اُمہ کے عین مطابق ہے۔

اگر دانش مندی، ہوش مندی، ایمان داری اور کُھلے دل سے دیکھا جائے تو قادیانی کب کہتے اور مانتے ہیں کہ قادیانیت/مرزائیت اور مسلمانوں کا مذہب اسلام، ایک ہی مذہب ہے۔ ان کی کتب، مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے افکار، اُس کے نائبین اور پیروکاروں کے نظریات سے یہ بات بالکل واضح اور آشکار ہے کہ وہ اسلامی اُصولوں اور مسلمانوں کے عقیدہ کے قطعی برعکس مرزا غلام احمد کو نعوذ باللہ نبی مانتے ہیں اور ان کے مذہب کی بنیاد یہی عقیدہ ہے، ان کی اپنی کتاب کلمۃ الفصل جو کہ سوالاً جواباً ہے میں بالوضاحت

قادیانیوں کے عقائد کا اظہار کیا گیا ہے جس کا ایک ایک حرف اس بات پر مصر ہے کہ نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے اور جو اس کی نبوت کو نہیں مانتا وہ بقول ان کے کافر ہے، جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ اس سے بالکل مختلف اور قطعی متضاد ہے۔ جیسا کہ واضح کیا گیا ہے مسلمانوں کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ آنحضور سرورِ کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ آخری نبی ہیں، اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ ان بنیادی اختلافات کی وجہ سے یہ دونوں مذاہب کبھی بھی ایک نہیں ہوسکتے۔ فخر کونین خاتم النّبیین ﷺ کے اعلانِ نبوت سے لے کر آج تک مسلمانوں نے قرآن، اس کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کے مرتبہ، مقام اور وصف کی حفاظت کی ہے اور اس کی تمام تر جزئیات، القابات، عنوانات، دعائیہ کلمات، راہ و رسم کے الفاظ، عبادات کے نام، جو کہ ان کی پہچان ہیں، اور ان کا جو کہ مسلمانوں کا مذہبی اثاثہ ہیں، جس کی حفاظت اور پاسداری وہ چودہ صدیوں سے بھی زائد طویل عرصہ سے کر رہے ہیں جس کے لئے انہوں نے ہر قسم کی قربانیاں دی ہیں، جو انہیں اپنی ہر چیز سے زیادہ عزیز تر ہے جو انہیں کا حق ہیں اور وہی اس کی پاسبانی اور اس کے استعمال کا حق رکھتے ہیں، اور غیر مسلم قادیانیوں کو ان حقوق میں کسی طور بھی شریک نہیں سمجھتے، اور کسی طور بھی اپنے مذہبی اثاثوں کے قادیانیوں کے تصرف اور استعمال کو جائز نہیں سمجھتے۔

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردہ تست

کچھ نام نہاد آزاد خیال اور سیکولرازم کا لبادہ اوڑھے نت نئے زاویوں سے فکر اور سوچ کی انفرادی آزادی کی آڑ میں مذہب کو مسخ کرنے اور اس کے اکابرین اور قائدین کی توہین کو اپنا شعار بنائے رکھنے والے لوگ، جو کہ اپنے سے مختلف نکتہ نظر رکھنے والوں کے اظہار خیال کو برداشت کرنے کو تیار نہیں اور یوں اپنے ہی وضع کردہ فلسفہ انفرادی فکر و عمل کی آزادی کی خود تکذیب کرتے ہیں۔

دنیا کی جدید اور قدیم تاریخ کو کسی بھی حوالے سے دیکھئے اور پرکھئے تو ایک بات جو اظہر من الشّمس ہے وہ یہ کہ اجتماعی طور پر ایک نظام کے تحت رہنے والے (ماسوا چند ذاتی اُمور کے) اجتماعی سوچ کے پابند ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو معاشرہ/ ریاست بدنظمی اور عوام انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں، بلاشبہ زیر بحث موضوع اجتماعی نوعیت کا ہے۔ پاکستان اور پاکستانیوں کی سوچ اور خیال کا وزن بھی اسی پلڑے میں ہے۔ ایک مسلمان کے نزدیک حکم ربی اور حکم رسالت، جو کہ بالکل واضح اور قطعی ہے، سے انحراف ممکن ہی نہیں، اور وہ ان کا پابند ہے۔ ریاست کی پارلیمنٹ نے انہی کے احکام کو تسلیم کر کے آئین کے ذریعے اپنی اطاعت کا اظہار کیا ہے۔ ایسے تمام لوگ جو دیگر مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ اشخاص جو دائرۂ اسلام سے باہر ہیں ان کی سمجھ بوجھ کے لئے ایک دنیاوی مثال سے وضاحت کرتا ہوں۔

شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر 9   مولانا عتیق الرحمٰن سیف

۴۲...... مرزائی پارٹی حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر بحث کے دوران یہ اعتراض کرتی نظر آتی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ اس دنیا اور بالخصوص امت محمدیہ ﷺ میں آنا مانا جائے تو اس سے آپ ﷺ کی کسر شان ہوتی ہے. کیوں کہ یہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی تھے جس پر قرآن کی آیت ''ورسولا الی بنی اسرائیل'' دال ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد آپ امت محمدیہ کے نبی نہیں رہے. لیکن درجہ نبوت پر فائز ہیں۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف آپ ﷺ کے امتی اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے آئیں گے۔ جیسا کہ ابن عساکر میں ہے ''الا انه خلیفتی فی امتی من بعدی'' کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔ باقی رہا یہ کہ نبی ہوں گے یا نبوت سے معزول ہو جائیں گے۔ تو یاد رکھیئے جب نبوت کسی کو ملا کرتی ہے تو وہ منصب نبوت ہوتا ہے کوئی سرکاری عہدہ نہیں۔ کہ کچھ عرصہ بعد واپس لے لیا جائے۔

دوسرا جس طرح ایک وزیر اعظم دورے پر کسی دوسرے ملک میں جاتا ہے تو وہاں احکام مہمان وزیر اعظم کے نہیں مانے جاتے بلکہ ملک کے موجودہ وزیر اعظم کے احکام مانے جاتے ہیں اور جانے والا ان کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمانہ نبوت محمدی میں تشریف لا کر شریعت محمدیہ کی پیروی کریں گے۔ مرزائی دوسری بات اکثر یہ کیا کرتے ہیں کہ اگر امت محمدیہ ﷺ سے نبی ہوں تو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان بلند ہوتی ہے کہ آپ کی یونیورسٹی سے نبی تیار ہو کر نکلتے ہیں۔ لہٰذا مرزا بھی آپ ﷺ کی یونیورسٹی سے نبی بن کر آیا ہے۔ جس سے آپ ﷺ کی شان بلند ہوتی ہے۔

اب قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ اگر آپ بات مان لی جائے تو کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس مذہب کی پیروی میں کروڑں بندگان خدا ہوں اور بانی مذہب کا فریضہ یہ ہو کہ نبی بنا کر کے دنیا میں پھیلاوے اور مرزا جیسے لوگ ڈگریاں حاصل کر کے نبی و رسول بن کر دنیا میں آویں۔ مگر چودہ سو سال تک ایک نبی بھی تیار نہ ہو صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی ہی رسولی یونیورسٹی سے پاس ہو کر نبی بن جائے۔ جیسا کہ مرزا خود لکھتا ہے ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

کیا یہ کسی قدر پرنسپل کی نالائقی اور یونیورسٹی کے ردی ہونے کی دلیل نہیں؟ اور پھر کیا اس سے یہ ماننا لازم نہیں آئے گا کہ اسود عنسی اور مسیلمہ سے لے کر آج تک جتنے مدعیان نبوت گزرے ہیں سب سچے تھے؟

حالانکہ مرزا قادیانی ان کو جھوٹا مدعی نبوت جانتا ہے۔ جیسا کہ لکھتا ہے ''خود آپ ﷺ کے زمانہ میں جھوٹے پیغمبر بھی اٹھے مگر کوئی بتا سکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو بھی اس قسم کے دکھ دیئے گئے ہوں''

(ملفوظات ج ۸ ص ۲۹۰ ایڈیشن قدیم)

تو کیا نبی کریم ﷺ نے اسود عنسی و مسیلمہ کو نعوذ باللہ ناحق قتل کروایا؟ کیا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان مدعیان نبوت کا مع ان کے لاکھوں متبعین کے قتل کرا کر غلطی کی؟

۴۳...... مرزا قادیانی کا الہامات ہوتے تھے اور ان کے مرید ان الہامات کو اپنی کتابوں میں جمع کرتے رہتے تھے۔ ان میں سے الہاموں کی ایک کتاب البشریٰ ہے جس میں مرزا قادیانی کا ایک الہام درج ہے کہ ''اسمع ولدی'' سن اے میرے بیٹے۔ (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

مرزا قادیانی نے کہا کہ ''میں نبی و رسول ہوں'' (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

مرزا قادیانی نے خود کہا ''محمد الرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم '' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی'' (ایک غلطی کا ازالہ ص اخزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

جب مرزا قادیانی کو خدا اپنا بیٹا قرار دیتا ہے، اور مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے الہامات وکشوف دخل شیطان سے پاک تھے۔ تو جس طرح مرزائی الہامات کو سچا اور من جانب اللہ مان کر مرزا کو خدا کا رسول مانتے ہیں اسی طرح مرزا قادیانی کو خدا کا بیٹا بھی تسلیم کرتے ہیں؟

اب سوال یہ ہے کہ جب آپ (قادیانیوں) کے سامنے کہا جاتا ہے کہ مرزا خدا کا بیٹا ہونے کا مدعی تھا تو جواب ملتا ہے کہ مرزا ہرگز ہرگز خدا کا بیٹا نہ تھا۔ یہ الہامات متشابہات سے ہیں، حقیقی بیٹا مراد نہیں وغیرہ وغیرہ۔

لیکن جب کہا جائے کہ کہ مرزا قادیانی جس طرح خدا کا بیٹا نہیں اسی طرح نبی اور رسول بھی نہ تھا تو پھر ہٹ دھرمی اور ضد سے کہا جاتا ہے کہ مرزا خدا کے سچے رسول تھے۔ یہ جہالت نہیں تو کیا ہے؟ جب مرزا قادیانی کو الہام ہوتا ہے کہ تو ہمارا بیٹا ہے تو اس پر تاویل کی جاتی ہے کہ حقیقی بیٹا مراد نہیں۔ اور جب الہام ہوتا ہے کہ تو ہمارا رسول ہے تو قادیانی کہتے ہیں مرزا قادیانی اللہ کے کامل رسول تھے اور اس کی نبوت و رسالت کا منکر کافر ہے۔

کیا وجہ ہے کہ ایک الہام کو تو بعینہٖ بغیر تاویل کے مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے؟؟

تبصرہ کتب

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن سیف

زاد الرشید فی فوائد التفسیر: مؤلف: مولانا زبیر احمد صدیقی: صفحات: ۴۱۶: قیمت: درج نہیں:

ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ضلع ملتان: رابطہ نمبر: 0322:6102570

حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔آپ کی کئی کتب عرصہ دراز سے منصۂ شہود پر آ چکی ہیں، اب یہ ایک ان میں مؤقر اضافہ ہے۔اس کتاب میں حضرت نے تفسیر کے اصول اور علوم القرآن کو جمع کیا ہے۔مولانا زبیر احمد صاحب تعطیلات شعبان میں اپنے جامعہ میں دورہ تفسیر کراتے ہیں، جس میں مقدمہ کے طور پر طلباء عظام کو مبادیات، اصول تفسیر کی مباحث پڑھاتے ہیں۔وقت کی کمی کے باعث ضروری واہم باتوں پر انحصار کیا جاتا ہے۔لیکن اب ان تمام موضوعات کو بالتفصیل کتابی شکل دے دی گئی ہے۔تاکہ اہل علم اور تفسیر کے اسباق پڑھانے والے حضرات اس سے خوب استفادہ کر سکیں۔یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ میں طلباء کرام کے لئے مفید مبادی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

ابواب میں سے پہلے باب میں اصول تفسیر کے متعلق مباحث کو جمع کیا گیا ہے۔دوسرے باب میں قرآن کریم سے متعلق نایاب معلومات اور علوم کو جمع کیا گیا ہے۔عمدہ ٹائیٹل اور دیدہ زیب کاغذ سے مزین ہے۔اہل علم وطلباء کے لئے نایاب وگراں قدر علمی تحفہ ہے۔تفسیر کے اسباق پڑھانے والے اساتذہ اور دورہ کرانے والے حضرات کے لئے کئی شروحات سے بہتر چیز معلوم ہوتی ہے۔اسی طرح قرآنی معلومات کے ذخیرہ کو جمع کرنے والے حضرات بھی اس سے خوب استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

نقوش مصطفیٰ ﷺ (خطبات صدیقی) جلد اول، دوم: مؤلف: مولانا زبیر احمد صدیقی: صفحات: جلد اول ۵۴۴: جلد دوم ۵۲۸: ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ضلع ملتان: رابطہ: مذکورہ بالا۔

مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب کی پہلے چند تصانیف نقوش قرآن، نقوش اسلام، نقوش علم کے بعد اب نقوش مصطفیٰ ﷺ منظر عام پر آئی ہے۔مولانا زبیر احمد صدیقی اپنے جامعہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں اوران خطبات میں حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان فرماتے ہیں۔ان بیانات کو آپ کے تلامذہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ان بیانات کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور تیسری پر کام جاری ہے۔

پہلی جلد میں سرور دو عالم ﷺ کی مکی زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ جلد پہلے خطبات صدیقی جلد اول کے نام سے ماضی میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب اس کی پہلی جلد حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے مطالعہ کرنے کے بعد اس کتاب کا پورا ایڈیشن ہی شجاع آباد سے کراچی اپنے پاس منگوالیا اور تقسیم کر دیا۔ اب حذف و اضافے کے ساتھ نقوش مصطفیٰ جلد اول کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں حالات قبل از ولادت، آپ ﷺ کا بچپن ولڑکپن، دور شباب، آغاز وحی، اعلانیہ دعوت اسلام، شعب ابی طالب، گستاخان رسول کا انجام، معراج وہجرت تک کے اہم اہم واقعات وحالات مذکور ہیں۔

دوسری جلد میں اسلام سے قبل مدینہ کے حالات ومدنی زندگی کے خاص حالات، واقعات اور غزوہ بدر سے غزوہ احزاب جو کہ سن ۵ ھجری میں ہوا، تک کے بیانات کو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ گویا قریبا ۶ سالہ مدنی زندگی کے احوال ابھی باقی ہیں۔ اس کتاب میں اصلاح عقائد واصلاح اعمال کے ساتھ ساتھ اعتدال وسنجیدگی کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ روایتی جملہ بازی اور مصنوعی لفاظی (جیسا کہ آج کل کا عام رواج ہو چکا ہے) سے احتیاط برتی گئی ہے۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے والے حضرات بالخصوص علمی انداز کے خطباء کے لئے گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ خوبصورت ٹائٹل اور عمدہ جلد بندی سے تیار کی گئی ہے۔

ابو محمد ﷺ (سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب الہاشمی): مؤلف: مولانا محمد ریاض انور گجراتی:

صفحات: ۳۴۸: ملنے کا پتہ: مکتبہ امام اہل سنت شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ: رابطہ نمبر: 0306:6426001

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فاضل مولانا محمد ریاض انور گجراتی نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ جس میں حضور سرور کائنات ﷺ کے والد محترم جناب سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب الہاشمی کی زندگی کے احوال کو ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اس کتاب میں مرتب نے جناب عبداللہ کی پیدائش سے وفات تک کے اہم حالات، واقعات کو نقل کیا ہے۔ سب سے بڑی، خوبصورت اور اچھی بات یہ ہے کہ مؤلف نے ہر واقعہ نقل کرنے کے بعد اس کا مأخذ وحوالہ ذکر کر دیا ہے تاکہ کتاب کو پڑھنے والا کسی اشتباہ اور پریشانی سے دوچار نہ ہو، اور بات کے مستند اور غیر مستند ہونے کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

سیدنا رحمت دو عالم ﷺ کے آباؤ اجداد پر مفصل ترین لکھی جانے والی کتابوں میں سے ایک ہے۔ عمدہ ٹائٹل اور معیاری کاغذ پر شائع شدہ ہے۔ سیرت وسوانح کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے انمول تحفہ ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس چارسدہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۹؍نومبر ۲۰۲۳ء صبح کو ۸ بجے تا مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ہدیہ نعت قاری فضل امین شاہ نے پیش کیا۔ جب کہ مولانا نجیب الاسلام، ضلعی امیر مولانا حزب اللہ، مولانا عبدالروف، مولانا عبدالواحد، مولانا ایاز حقانی، مولانا عبدالمعبود، مولانا شمس الحق، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس، مولانا سید محمد گوہر شاہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

تقریری مقابلہ شبقدر ضلع چارسدہ

عالمی مجلس تحصیل شبقدر ضلع چارسدہ کے زیراہتمام تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں تحصیل بھر کے مدارس نے حصہ لیا۔ آخر میں تحصیل کی سطح پر ایک مقابلہ ہوا جس میں ۱۲ حضرات نے حصہ لیا۔ جس محمد حسین بن محمد طیب نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جن کو عمرہ کا ٹکٹ انعام کے طور پر دیا گیا۔ دوسری پوزیشن ہدایت اللہ بن اکبر خان نے حاصل کی، جن کو ۵۰ ہزار روپے انعام دیا گیا۔ تیسری پوزیشن سید نعمان بن سید شیر احمد باچا نے حاصل کی، جن کو ۳۰ ہزار روپے انعام دیا گیا۔ اس مقابلہ کے انچارج مولانا یاسر جان حقانی، مولانا عبدالودود نعمانی، سرپرست مولانا ایاز حقانی تھے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان سالانہ ۴۲ ویں تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۸؍نومبر ۲۰۲۳ء کو مرکزی جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے جبکہ نگرانی علامہ محمد راشد مدنی حمادی نے فرمائی۔ قاری محمد اسامہ طاہر کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا، ملک ذوالفقار نقشبندی، قاری حماد اللہ قریشی، حافظ محمد عمران بجورو، حافظ عبدالرحمن الحذیفی اور حافظ عبداللہ عبدالقادر نے نعتیہ ومنظوم کلام پیش کیا۔ ازاں بعد حافظ جمال اللہ الحسینی، محمد میاں حمادی، مفتی محمد طاہر مکی، میرپور خاص کے مبلغ مولانا مختیار احمد، نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، اہل حدیث مسلک کے علامہ حافظ محمد انوار، جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر ایڈووکیٹ ڈاکٹر اسداللہ بھٹو،

عالمی مجلس ٹنڈو آدم کے امیر علامہ محمد راشد مدنی حمادی، عالمی مجلس کے مرکزی راہنماء مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کے بیانات ہوئے۔ آخری خطاب خانقاہ بیر شریف کے چشم و چراغ حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ نے فرمایا۔(ابو محمد احمد نذیر حسین طلحہ)

ختم نبوت کانفرنس سانگھڑ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سانگھڑ کے زیر اہتمام ۱۹نومبر۲۰۲۳ء جامع مسجد بلال ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس بعد نمازِ عشاء تارات گئے جاری رہی۔کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ نے کی۔نقابت کے فرائض راقم نے ادا کیے۔کانفرنس میں تلاوت کی سعادت حافظ عبدالوحید اور قاری محمد بلال عمرانی نے حاصل کی، حافظ محمد احمد اور معروف ثناء خواں حافظ عبدالقادر کراچوی نے ہدیہ حمد و نعت پیش کیا، مولانا محمود الحسن الحسینی ٹھری میرواہ، مولانا مختار احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ میر پور خاص اور مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے بیانات کیے۔مفتی محمد راشد مدنی نے سیدنا عیسیٰؑ کی حیات اور رفع و نزول پر مفصل خطاب فرمایا اور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی، آخر میں مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیر شریف نے ختم نبوت کے عنوان پر خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کرائی۔جامع مسجد بلال ہاؤسنگ سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر محترم جناب بھائی وحید خالد نے کانفرنس میں آئے ہوئے معزز مہمانوں کو اجرک کا تحفہ پیش کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا شکریہ بھی ادا کیا، محترم جناب بھائی ضیاء اور ان کے دیگر رفقاء نے کانفرنس کے تمام انتظامات بخوبی سرانجام دیئے۔کانفرنس کے اختتام پر جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور مجمع کے لئے عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔

کانفرنس میں مولانا عبدالغفور مینگل، مولانا عبدالشکور لغاری، مولانا محمد مسعود لغاری، مولانا محمد شاہ، مولانا شبیر احمد، مولانا سلطان احمد، مولانا عدنان، مولانا نور محمد، مولانا محمد طاہر مدنی، مولانا محمد یاسین، مولانا عبدالباسط حنفی، قاری محمد سلیم، قاری عبدالرحیم فیض، مولانا محمد یوسف، قاری نیاز احمد خاصخیلی، مولانا قاری شکیل احمد، بھائی عبدالرؤف اور دیگر مقامی علماء کرام نے شرکت کی اور مضافات سے ۲۲ چک، مانو خان چانڈیو، میاں، گجری، سنجھورو، جھول اور شہداد پور سے بھی قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔(قاری عبداللہ فیض)

ختم نبوت و سیرت حسنین کریمین کانفرنس ہڈالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہڈالی خوشاب کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۵نومبر۲۰۲۳ء کو بعد نماز عشاء، تحفظ ختم نبوت و سیرت حسنین کریمین کانفرنس، جامع مسجد کلیرانوالی میں پیر طریقت رہبر شریعت مولانا خواجہ خلیل احمد کی زیر

صدارت منعقد ہوئی۔ جس سے مفتی عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب، مولانا محمد اسماعیل ھڈالی کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس ماسٹر محمد یونس کی زیرِ نگرانی منعقد ہوئی۔

ختم نبوت سیمینار قائد آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائد آباد کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۶ نومبر ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب جامع مسجد خاتم النّبیین ﷺ میں سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مسئلہ فلسطین میں قادیانی سازشوں کو اجاگر کیا گیا۔ سیمینار کا آغاز قاری سفیان کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا تنویر احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائد آباد، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب اور رانا محمد حسن اینکر پرسن کے ٹی وی لاہور کے خطابات ہوئے۔

ضلع شیخوپورہ وننکانہ صاحب میں تحفظ ختم نبوت کورسز کی بہار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ماہ نومبر و دسمبر ۲۰۲۳ء میں تیرہ (۱۳) مختلف مقامات پر بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز کا اِنعقاد کیا گیا جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ۵ نومبر بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ کوٹ عبدالمالک میں زیر نگرانی صاحبزادہ عمر فاروق تربیتی سیشن منعقد کیا گیا۔ ۱۹ر نومبر بعد نماز عشاء مدرسہ جامعہ علائیہ جھبراں بنگرانی مفتی محمد شفیق شیخوپوری تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ ۲۷ نومبر صبح ۱۰ بجے باجازت ونگرانی پرنسپل محترمہ مس فرخندہ صاحبہ اِیفا سکول سسٹم الرحیم گارڈن جوئیانوالا موڑ میں تمام طلبہ و طالبات میں تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ ۵ دسمبر صبح ۱۰ بجے تا ۱۱ بجے جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات رچنا ٹاؤن فیروز والا میں باہتمام سید جنید بخاری شعبہ بنات وخواتین میں تحفظ ختم نبوت کورس ہوا۔ ۷ دسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء (اہل حدیث) چک نمبر ۵۲۵ (ملی) نزد فیروز وٹواں مولانا عبدالجبار سلفی کی زیر نگرانی تربیتی نشست بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر منعقد ہوئی۔ ۱۲ر دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد صوبیدا کڑیال باغاں ضلع شیخوپورہ میں بکاوش مولانا محمد عبداللہ اِمام وخطیب جامع مسجد ہذا تحفظ ختم نبوت کورس کا اِنعقاد ہوا۔ ۱۲ر دسمبر ہی بعد نماز عشاء جامع مسجد (نہروالی) بہالیکے (گاؤں) صفدر آباد میں خطیب مسجد مولانا قاری محمد اَمین کی زیر نگرانی بکاوش مولانا اعجاز مجاہد (مدرسہ ربانیہ بہالیکے اسٹیشن) تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوا۔ ۱۳ر دسمبر جامع مسجد ربانی محلہ اسلام پورہ جڑانوالا میں مولانا شاہد مجید خطیب مسجد ہذا کی سرپرستی میں پروقار تربیتی پروگرام طے پایا گیا جو الحمدللہ بخیر وعافیت انجام پذیر ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی فاروق نگر (گاؤں) میں مفتی محمد شمشاد کی زیر نگرانی تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ ۱۵ر دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد مرکز ختم نبوت (چک ۱۸ ارب، بہوڑو) شاہکوٹ مولانا عمر فاروق شاہ جمالی اور چوہدری محمد فاروق کی نگرانی

میں ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔۲۳ دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت سٹھیالی خورد ضلع ننکانہ میں بکاوش قاری عبدالمنان امام وخطیب مسجد ہذا ردّ قادیانیت کورس منعقد کیا گیا۔۲۴ دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد توحیدیہ (ایک مینار والی) خانقاہ ڈوگراں میں بنگرانی مفتی محمد نعمان شاکر تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا۔تمام پروگراموں میں مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے عنوان پر لیکچرز دیئے۔مجلس کا لٹریچر فری تقسیم ہوا، بحمداللہ کثیر تعداد میں مسلمان مستفید ہوئے۔

ختم نبوت انعام گھر گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت انعام گھر ۹ دسمبر ۲۰۲۳ء کو آرٹ کونسل گوجرانوالہ میں انعقاد پذیر ہوا۔انعام گھر کی صدارت ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد یوسف عثمانی نے کی۔ قاری محمد عثمان مدرس مسجد رحمانیہ کی تلاوت سے آغاز ہوا۔محمد عمر اور فیصل بلال حسان نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اغراض ومقاصد راقم نے بیان کئے۔شعور ختم نبوت کتابچے سے تیار شدہ سوالات سید احمد حسین زید ناظم اطلاعات نے شروع کئے۔نقابت کے فرائض وقتاً فوقتاً بعد مولوی فرحان لاہوری، شیراز نوید، حماد ارشد اور پروفیسر حافظ محمد انور نے انجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاوالدین کے مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی اور مولانا حافظ خالد صفدر کے بیانات سے شرکاء کو ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات سے آگاہ کیا گیا۔انعام گھر رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔اختتامی دعا یادگار اسلاف مولانا مفتی جمیل احمد گجر نے کرائی۔ختم نبوت انعام گھر کی تیاری کے لئے ایک کمیٹی پروفیسر حافظ محمد انور کی قیادت میں جبکہ دوسری کمیٹی سر سید احمد حسین زید کی قیادت میں اور تیسری کمیٹی راقم الحروف کی قیادت میں تشکیل دی گئی۔شہر بھر کے اکثر کالجز سکولز میں بیانات اور لٹریچر بھی تقسیم کیے گئے۔طلباء کو بتایا گیا کہ اس کی تیاری کریں۔

طلباء کرام نے بھرپور حاضری کی یقین دھانی کرائی جس سے پروگرام بھرپور کامیاب رہا۔ختم نبوت انعام گھر کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا مفتی عبدالواجد، قاری محمود الرشید قدوسی، مولانا محمد عمر حیات، حاجی محمد یامین اور کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور کردار رہا۔(محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ)

ختم نبوت کانفرنس بچیکی ضلع ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بچیکی کے زیر اہتمام جامع مسجد فیض محمدی میں بصدارت امیر ننکانہ مفتی صغیر احمد ۹ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی نگرانی مولانا محمد اعظم امین خطیب مسجد ہذا نے کی۔نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ / ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل

الرحمٰن منگلا نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالرزاق (صوفی دی کوٹھی) نے کلام پاک کی تلاوت سے کیا، نعتیہ کلام حافظ محمد آصف شیرازی نے پیش کیا۔ مولانا سعید احمد خاکی (جڑانوالا) اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس منشی والا ضلع ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مدنی چک نمبر۶۳/۱۰ منشی والا میں بصدارت امیر مجلس ننکانہ مفتی صغیر احمد و مولانا محمد اسلم عابد ۱۰/دسمبر ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی نگرانی یونٹ کے سرپرست رانا محمد شفیق اور امیر یونٹ منشی والا رانا محمد اکرم نے کی، نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے جنرل سیکرٹری مولانا کاشف جاوید رحمانی نے انجام دیئے۔ نعتیہ کلام حافظ عارف طاہر (جڑانوالا) نے پیش کیا۔ مولانا قاضی مطیع اللہ سعیدی (گجرات)، مولانا سید خبیب احمد شاہ اور مبلغ فیصل آباد مولانا عبدالرشید غازی، مفتی صغیر حسین ننکانہ کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام مرکزی عید گاہ مین بازار شیخوپورہ میں بصدارت امیر سٹی مولانا قاری محمد ابوبکر اور نائب امیر مولانا عبدالوحید وقاص ۱۰/دسمبر ۲۰۲۳ء بعد از نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس کی نگرانی مولانا ضیاء الرحمٰن سیال خطیب مسجد ہذا نے کی۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ/ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری غلام مصطفیٰ، قاری زبیر طیب قاسمی اور مولانا قاری عبیدالرحمٰن نے کلام پاک کی تلاوت سے کیا، نعتیہ کلام حافظ ریحان فاروقی اور جناب محمد عمران صدیقی نے پیش کیا۔ حضرت مولانا شاہنواز فاروقی (گوجرانوالا) اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ نارنگ منڈی، کوٹ عبدالمالک، فیروزوٹواں، خانقاہ ڈوگراں، فاروق آباد اور ضلع بھر سے کثیر تعداد میں علماء و مشائخ بمع قافلوں کے شریک ہوئے۔ شیخوپورہ جماعت کے ناظم عمومی مولانا خرم شہزاد اور اُن کی ٹیم نے بھرپور طریقہ پر تمام انتظامات کو پایا تکمیل تک پہنچایا، مفتی نعمان شاکر (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانقاہ ڈوگراں) کی پُرسوز دُعا کے ساتھ کانفرنس انجام کو پہنچی۔

ماہانہ درس ختم نبوت پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام انیسواں ماہانہ درس ختم نبوت ۱۲/دسمبر ۲۰۲۳ء ظہر

تاعصر مرکز ختم نبوت پنو عاقل میں مقامی امیر قاری عبدالقادر چاچڑ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونعت شریف کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے فضائلِ درود شریف و سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر گفتگو فرمائی۔ خصوصی بیان مرکزی راہنما مناظر اسلام مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار کبیر والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کبیر والا کے زیر اہتمام ۲۱ دسمبر ۲۰۲۳ء کو بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت سیمینار جامع مسجد نور میں منعقد ہوا۔ صدارت حضرت مولانا بشیر احمد استاذ الحدیث دارالعلوم کبیر والا نے فرمائی۔ قاری محمد صہیب ارشاد نے تلاوت کلام پاک جبکہ قاری غلام مصطفیٰ حافظ عمر اطہر اور محمد ارشد قاسمی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا مفتی محمد سعد خان، مولانا مفتی محمد اویس ارشاد نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم کبیر والا، مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعاء مولانا بشیر احمد نے کرائی۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے قاری غلام مصطفیٰ اور حافظ عمر اطہر نے بھرپور کوشش کی۔

ختم نبوت کورس سبز واری ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام المبین قرآن اکیڈمی لاریب ولاز سبز واری ٹاؤن یونٹ سیدنا زبیر بن العوامؓ ملتان میں ۲۲ تا ۲۴ دسمبر ۲۰۲۳ء کو تین روزہ ختم نبوت کورس برائے مرد وخواتین منعقد کیا گیا۔ کورس کی نگرانی مولانا مفتی محمد عمر فاروق مدیر اکیڈمی ہذا اور سبز واری مرکزی مسجد کے خطیب ابوحزام قاری علی احمد نے فرمائی۔ کورس میں تینوں روز حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سیر حاصل اسباق پڑھائے۔ تیسرے روز پروجیکٹر پر مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان نے قادیانی مصنوعات کا تعارف کرایا اور شرکاء کورس سے مطالبہ کیا کہ قادیانی اور یہودی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ کورس میں سینکڑوں کی تعداد میں خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ اختتامی روز شرکاء کورس کا معروضی پرچہ کی صورت میں امتحان بھی لیا گیا۔ استاذ الحدیث والتفسیر مولانا محمد عابد مدنی جامعہ خیر المدارس نے اختتامی روز بیان اور دعا فرمائی۔ شرکاء کورس میں مجلس کا لٹریچر اور اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ کورس کی کامیابی میں مولانا مفتی ربنواز، مولانا مفتی شمس الدین، مولانا محمد ابراہیم رحیمی، مولانا عبدالرزاق سمیت علاقہ بھر کے علماء کرام اور کارکنان نے بھرپور کردار ادا کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن شپ لاہور کے زیر اہتمام جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر کچا جیل روڈ

میں ۲۹ دسمبر ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا قاری عزیز اللہ اور نگرانی امیر یونٹ ٹاؤن شپ بھائی محمد آصف اور مولانا یونس مدنی نے کی۔ تلاوت کلام پاک کی قاری عبیدالرحمٰن نے جبکہ نعتیہ کلام کی مولانا قاسم گجر نے سعادت حاصل کی۔ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہورِ مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر مفصل اور سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ نقابت کے فرائض مفتی محمد مہتاب فاروق جنرل سیکرٹری یونٹ ٹاؤن شپ نے ادا کئے۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار احمد پور سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال ضلع جھنگ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ دسمبر ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد ختم نبوت رحمٰن ٹاؤن نزد کلمہ چوک احمد پور سیال میں ایک عظیم الشان علماء کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس سے حضرت مولانا منیر احمد منور آف کہروڑپکا اور مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان نے خطاب کیا۔ کنونشن کا مقصد علماء کا ہر قسم کے اختلافات سے بالاتر ہو کر عالم کفر کے سامنے متحد ہونے اور قادیانیت کے مکروہ چہرہ کو بے نقاب کرانے پر مبذول کرائی گئی۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام، زیر تعمیر جامع مسجد ختم نبوت جو کہ عین قادیانیت رقبہ کے بالمقابل تعمیر کے مراحل سے گزر رہی ہے کا تعارف علماء علاقہ سے کروا کر اس علاقہ میں قادیانیت کے خلاف ایک مضبوط مرکز کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔

شیخورہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

۱۴ر اکتوبر ۲۰۲۳ء کو شیخوپورہ میں محمد اصغر بن عبدالغفور ڈوگر نے اپنی اہلیہ اور دو بچوں محمد قیصر اصغر وسحر اصغر سمیت قادیانیت پر لعنت بھیج کر مولانا حبیب اللہ ربانی امیر عالمی مجلس فاروق آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ نومسلموں کا کہنا تھا کہ ہم بغیر کسی جبر واکراہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے کو دائرہ اسلام سے خارج اور مستحق لعنت ہیں، آج کے بعد ہمارا قادیانیوں یا لاہوریوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ قبول اسلام پر ان کو مبارکباد دی گئی اور استقامت کی دعا کی گئی۔

ضلع بدین میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

۹ر نومبر ۲۰۲۳ء بستی علی مراد چانڈیو یوسی کڈھن تحصیل وضلع بدین کے رہائشی عبدالرزاق بن صوبدار چانڈیو نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر مولانا محمد حنیف سیال مبلغ ضلع بدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ حاضرین نے نومسلم کو مبارکباد دی اور استقامت کی دعا کی۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1 تا 32 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	11200
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
4	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
5	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
6	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	250
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
11	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1500
12	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	600
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
18	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
19	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
20	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
21	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (دوجلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700

نوٹ : ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

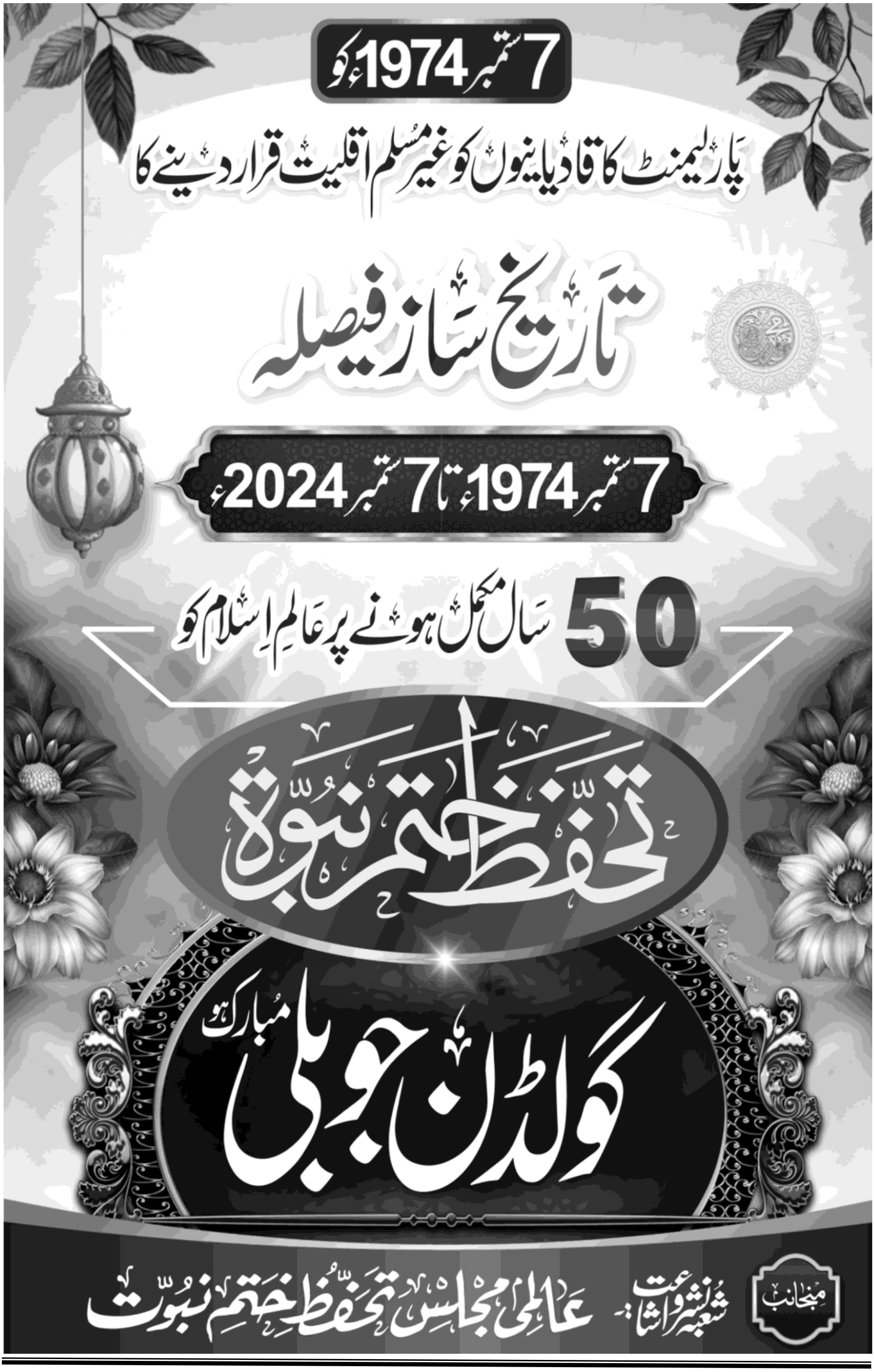
7 ستمبر 1974ء کو
پارلیمنٹ کا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا
تاریخ ساز فیصلہ
7 ستمبر 1974ء تا 7 ستمبر 2024ء
50 سال مکمل ہونے پر عالمِ اسلام کو
تحفظ ختم نبوۃ
گولڈن جوبلی مبارک ہو
منجانب
شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بمقام

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

31 واں

سالانہ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

7 فروری 2024

تا

2 مارچ 2024

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ ولی کامل نقشبندی مجددی صاحب

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا جس کی قیمت تقریبا پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

نوٹ

امسال الیکشن کے باعث داخلہ 7 سے 10 فروری تک چار روز جاری رہے گا

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت مرکزیہ چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670